Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم     نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم     وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58
ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
51
شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

29 ذی الحجہ 1430 ہجری 17 فتح 1388 ہش 17 دسمبر 2009ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# مجالس ذکر کا قیام اور ان کے فضائل و برکات

## ارشاد باری تعالیٰ

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا۔ (سورۃ الکھف: ۲۹)

ترجمہ: اور تو خود بھی صبر کر ان لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مختلف راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کی محفل کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں ایسی جماعت مل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کے لئے آؤ۔ پھر وہ فرشتے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے والوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی آسمانی دنیا تک قطار لگ جاتی ہے۔ جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حالات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہوئے بھی ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا عرض کرتے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ کی تسبیح کرتے تھے اور آپ کی بڑائی کا اظہار کر رہے تھے اور آپ کی تعریف کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی خوب عبادت کرتے، بزرگی اور تسبیح کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ جنت کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! بخدا انہوں نے جنت تو نہیں دیکھی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر جنت کو دیکھ لیتے تو اس کے اس سے بھی زیادہ حریص ہوتے اور طلب گار ہوتے اور اس سے بھی زیادہ رغبت کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟۔ فرشتے جواب دیتے ہیں بخدا انہوں نے جہنم تو نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس بات کا گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا اس پر ایک فرشتے نے عرض کیا کہ ان کی جماعت میں فلاں آدمی جو اُن میں سے تو نہیں تھا مگر وہ کسی ضرورت سے وہاں آیا تھا، اس کے بارے میں میرے پروردگار آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یہ ذکر کرنے والے ایسے ہم نشیں ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضائل الذکر)

## فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ذکر الٰہی اور ذکر رسولؐ سے معمور مجالس کے مظہر ''جلسہ سالانہ'' کی غرض وغایت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زھد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کیلئے سرگرمی اختیار کریں'' (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں:۔ ''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ کو دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسے میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۵۱۔۳۵۲)

## اکیسویں مجلس شوریٰ بھارت کی نئی تاریخوں کی منظوری

جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اکیسویں مجلس شوریٰ جو جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد 29 دسمبر 2009ء کو ہونی تھی اب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ 20 اور 21 فروری 2010ء (بروز ہفتہ و اتوار) منعقد ہوگی۔ جملہ عہدیداران جماعت اس کے مطابق نمائندگان بھجوانے کی تیاری کریں۔

یاد رہے کہ زونل امراء کرام، جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوتے ہیں۔ باقی نمائندگان قواعد کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں۔ جو نمائندگان ۲۹ دسمبر کی شوریٰ کیلئے منتخب کئے گئے تھے۔ اگر وہ فروری میں منعقد ہونے والی شوریٰ میں نہ آسکتے ہوں تو ان کے متبادل دوسرے نمائندگان کا انتخاب ہونا چاہئے اور جو نمائندگان اپنی سہولت کے مدنظر شرکت کر سکتے ہوں وہ ضرور تشریف لائیں۔ شوریٰ کی نمائندگی بہرحال ایک اعزاز ہے لیکن جماعتی طور پر کسی نمائندہ کو پابند بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس دو روزہ مجلس شوریٰ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعا کی بھی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے......!

**قسط:**......(۳)

گزشتہ گفتگو میں ہم اصلاحی کمیٹیوں کے حوالے سے عرض کررہے تھے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کے تربیتی مسائل حل کرنے کیلئے اصلاحی کمیٹیوں کو قائم فرمایا اور پھر ان کی ذمہ داریاں بھی اُنہیں بتائی ہیں اس سے قبل قیام نماز کے تعلق سے اصلاحی کمیٹیوں کے رول کے متعلق عرض کیا جاچکا ہے دوسرا اہم کام جو اصلاحی کمیٹیوں کو کرنا ہے وہ ہے احباب جماعت کا امام جماعت سے رابطہ اور وابستگی پیدا کرنا ہے۔اور اس کے لئے پہلا اور بنیادی ذریعہ ہے ہر جماعت میں ایم ٹی اے کا اجراء اور اس بات کی نگرانی کہ احباب اس کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ کریں۔

ایم ٹی اے کے بالخصوص وہ پروگرام جن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس شرکت فرماتے ہیں وہ ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے روحانی استفادہ کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ان میں پہلے نمبر پر ہے Live خطبہ جمعہ اور دوسرے نمبر پر وہ پروگرام ہیں جن کا تعلق عزیز بچوں سے اور بالخصوص وقف نو بچوں سے ہے جن کی خاطر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا قیمتی وقت صرف کرکے ایک ایک گھنٹہ بچوں کو علمی و اخلاقی و روحانی درس دیتے ہیں یہ ایسے بصیرت افروز اور ایمان افروز پروگرام ہیں کہ اگر جماعتی انتظام کے تحت بچوں کو باقاعدگی سے دکھائے جائیں تو بچے اپنی آئندہ زندگی کیلئے اس کے ذریعہ ایک بیش قیمت ذخیرہ اکٹھا کرسکتے ہیں۔ پھر ایسے اوقات میں بھی ایم ٹی اے کے پروگراموں کو جماعتی طور پر ضرور سننا چاہئے جبکہ کسی بھی ملک کا جلسہ سالانہ ہورہا ہو اور حضور انور براہ راست اس جلسہ سے خطابات فرمارہے ہوں ایسے خطابات میں جہاں علمی اور روحانی باتیں ہوتی ہیں اس جماعت کے افراد کو جن میں مرد و عورت اور بچے شامل ہیں ایسی نصائح کی جاتی ہیں جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کیلئے اور بالخصوص جماعتی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہوتی ہیں۔لہٰذا ایسے اوقات میں اصلاحی کمیٹیوں کو خصوصی طور پر اپنی ذمہ داری نبھانی چاہئے کہ ایسا کوئی پروگرام ان کی جماعت سے چھوٹ نہ جائے اور اس کیلئے مبلغین و معلمین کرام کو بھی اصلاحی کمیٹیوں کے ساتھ خصوصی تعاون کرنا چاہئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ۔

اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول کی بات کا جواب دیا کرو، لبیک کہا کرو جبکہ وہ تم کو زندہ کرنے کے لئے بلائے۔پس جبکہ خلیفہ وقت خطبہ دے رہے ہوں اور کوئی نصیحت ارشاد فرمارہے ہوں تو ویسے بھی ہمارے لئے ازبس ضروری ہوجاتا ہے کہ ہم اپنا وقت خرچ کرکے کسی بھی حالت میں امام وقت کی آواز کو سنیں اور اس کی باتوں کا جواب دیں اور جواب دینا یہی ہے کہ جو انہوں نے فرمایا اور جس بات کی نصیحت کی ہے اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔

علاوہ حضرت امیر المؤمنین کے خطبات وخطابات کے M.T.A پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان۔اور آپ کے درس القرآن بھی نشر ہوتے ہیں اور پھر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہمارے بچوں کیلئے ایم ٹی اے پر قرآن مجید سکھانے کا انتظام فرمادیا ہے اس لئے ان والدین کا شکوہ بھی اب دور ہوگیا ہے جو کہتے تھے کہ ہمارے بچوں کو قرآن مجید سکھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔پس ایم ٹی اے ایک عظیم الشان مائدہ ہے ایک ذی شان روحانی دسترخوان ہے اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مائدہ کی قدر کریں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے فرمایا تھا کہ ان کی دعاء کی بدولت ان کے ماننے والوں کو دسترخوان عطا کیا جائے گا لیکن جو اس مائدہ کی قدر نہیں کرے گا اس پر خدا کا عذاب بھی نازل ہوگا۔ایسا عذاب جو پہلے کبھی کسی پر نہیں آیا تھا حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی بدولت ایم ٹی اے کی شکل میں یہ دسترخوان نازل فرمایا ہے۔ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دل و جان سے اس کی قدر کریں اور اس انذار کے وارث نہ بنیں جو اس کی قدر نہ کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

دوسرا طریق امام وقت سے وابستگی کا ہے کہ اصلاحی کمیٹیاں یہ کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت خطوط کے ذریعہ اپنے امام کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھے اور اُن سے دُعائیں حاصل کرے۔طلباء و طالبات اپنے امتحانات کے وقت بچوں کی شادی کے وقت پیدائش کے وقت کسی کاروبار کے کھولنے اور اس میں برکت کے متعلق حضور انور کو خط لکھنا نہایت ضروری ہے لیکن ساتھ ہی احباب جماعت کو یہ بھی سمجھانا فرض ہے کہ صرف دنیوی اغراض کے ماتحت ہی حضور اقدس کو خطوط نہ لکھیں بلکہ اپنے خطوط میں اس دعا کی بھی درخواست کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی عطا ہو۔مقبول عبادات بجالانے کی توفیق ملے۔بچے دیندار ہوں۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ خلیفہ وقت سے محبت اور وابستگی تب ہی صحیح معنوں میں پیدا ہوسکتی ہے جبکہ احباب جماعت عہدیداران جماعت کی عزت واحترام کو قائم رکھیں گے ان کی اطاعت کریں گے اور ان کی بات مانیں گے کیونکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں اور یہ بھی اصلاحی کمیٹی کے دائرہ کار میں آتا ہے کہ وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو نظام جماعت کی اطاعت و فرمانبرداری کا درس بھی دیتے رہیں۔ ورنہ اگر نظام جماعت کی صحیح اطاعت وفرمانبرداری نہ ہو تو آہستہ آہستہ انسان خلیفہ وقت کے احکامات پر بھی انگلی اٹھانے لگتا ہے۔اور اس کیلئے ضروری ہے کہ عہدیداران جماعت کا احباب جماعت کے ساتھ برادرانہ اور ہمدردانہ تعلق ہو وہ ان کے دُکھ درد بانٹنے والے ہوں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۲۰۰۹ میں فرمایا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجالانے والے ہوں۔پس خلافت سے تعلق مشروط ہے نیک اعمال کے ساتھ۔خلافت احمدیہ نے تو انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔لیکن نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے۔اگر جائزہ لیں تو آپ کو نظر آجائے گا کہ جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگی نہیں ہے ان کا نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں ان کا خلافت اور نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔اور جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگیاں ہیں، جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے میں وہ شدت نہیں ہے۔احمدی ہونے کے باوجود نظام جماعت کا احترام نہیں ہے، لوگوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے وہی لوگ ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر خلیفہ ٔوقت کے بارہ میں بعض منفی تبصرے بھی ہورہے ہوتے ہیں۔تو اپنے آپ کو نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران سے بالا بھی وہاں سمجھا جارہا ہوتا ہے۔ایسے لوگ تبصرے شروع کرتے ہیں عہدیداروں سے اور بات پہنچتی ہے خلیفۂ وقت تک ۔ جب نظام جماعت کی طرف سے انکے خلاف کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس پر بجائے استغفار کرنے کے اعتراض ہورہے ہوتے ہیں۔حالانکہ نظام جماعت میں تو خلافت کی وجہ سے یہ سہولت میسر ہے کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ کوئی فیصلہ کسی فریق کی طرفداری میں کیا گیا ہے تو خلیفہ وقت کے پاس معاملہ لایا جاسکتا ہے۔اگر پھر بھی بعض شواہد یا کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے فیصلہ کسی کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو تسلیم کرلینا چاہئے اور بلاوجہ نظام پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اعتراض تو بڑھتے بڑھتے بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں۔ایسے موقعوں پر اس حدیث کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے ،پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے فیصلہ اپنے حق میں کروالیتا ہے حالانکہ وہ حق پہ نہیں ہوتا تو وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے۔یعنی اس وجہ سے وہ اپنے پر جہنم واجب کررہا ہوتا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فعل کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اذیت میں مبتلا رکھے۔ اس کو کئی قسم کے صدمات پہنچ رہے ہوں مختلف طریقوں سے ۔مختلف وجوہات سے وہ مشکلات میں گرفتار ہوجائے۔تو بہرحال جیسا کہ میں پہلے عہدیداران سے بھی کہہ آیا ہوں کہ انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں۔لیکن فریقین سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی حسن ظنی رکھیں اور اگر فیصلے خلاف ہوجاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے دوسرے فریق کو آگ کا گولہ پیٹ میں بھرنے دیں۔اور لڑائیوں کو طول دینے اور نظام جماعت سے متعلق جگہ جگہ باتیں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔اللہ تعالیٰ سب میں یہ حوصلہ پیدا فرمائے اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے"۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جملہ ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(منیر احمد خادم)

## جلسہ سالانہ قادیان ............

جلسہ حاصل ایماں
جلسہ رحمت رحماں
جلسہ قاتلِ شیطاں
جلسہ پوششِ عُریاں
نُوحِ ہند کی کشتی
جلسہ منظر محشر
یہ توحید کا محسور
جلسہ راہبر رِشیاں
جلسہ حاصلِ فرقاں
یاں خورشید اک روشن

جلسہ حاصل ایقاں
جلسہ منبعٔ عرفاں
جلسہ فاتحِ غیراں
جلسہ عظمتِ مہماں
مسیحِ پاک کی بستی
یہ ارضِ حرم بستی
کلکی☆ اوتار کی ہستی
جلسہ ضامنِ نروان
جلسہ خلافتِ قرآن
خاکِ پاک مجذوباں

☆۔کلکی اوتار

(خورشید احمد پربھاکر درویش، قادیان)

# خطبہ جمعہ

## قرآن ایسی کتاب ہے کہ سوائے پاک کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو۔

### (قرآن مجید کی عظمت و شان کا تذکرہ اور احباب جماعت کو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی اہم نصائح)

**ہر محبّ وطن پاکستانی یہ چاہے گا کہ ملک میں امن ہو اور مُلّا ئیت کا خاتمہ ہو۔**

**انشاءاللہ جماعت احمدیہ کے حق میں پاکستان میں اور تمام اسلامی ممالک میں وہ الٰہی تقدیر بڑی شان سے ظاہر ہوگی اور خود بخود روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حقیقی مسلمان کون ہے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 11 ستمبر 2009ء بمطابق 11 تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (سورۃ الحشر آیت 22)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکر کریں۔ بعض لوگوں کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ کلام الٰہی کا ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے فرمایا کہ اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر بھی اتارتے تو وہ بھی خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض انسانوں کے دل پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اپنے مقصد پیدائش کو بھول جاتے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول جاتے ہیں۔ اپنی عاقبت کو بھول جاتے ہیں۔

سورۃ بقرہ میں انسانی دلوں کی سختی کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً۔ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۔ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (البقرۃ:75) یعنی اس کے بعد پھر تمہارے دل سخت ہو گئے۔ گویا وہ پتھروں کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پتھروں میں سے ایسے ہیں جن میں سے دریا بہتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جب پھٹ جائیں تو ان میں پانی بہنے لگتا ہے، چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کا، اللہ تعالیٰ کے کلام کا، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جو مختلف تقدیریں چل رہی ہیں ان کا جمادات پر بھی اثر ہوتا ہے۔ لیکن انسان کا دل ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھ کر بھی اپنے اندر تبدیلی لانا نہیں چاہتا۔ سورۃ بقرہ کی اس آیت میں یہودیوں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے لیکن یہ حوالہ صرف واقعہ نہیں بلکہ پیشگوئی بھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہیں کرو گے تو تمہارے دل بھی اسی طرح سخت ہوں گے۔

آج کل کے حالات دیکھیں تو یہ مسلمانوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ غور کریں کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ باوجود اس کے کہ مغربی دنیا میں جب یہاں کے سیاستدانوں کو مسلمان اپنے فنکشنز میں بلاتے ہیں یا خود اپنے فنکشنز کرتے ہیں تو تقریروں میں، فنکشنز میں یہ لوگ مسلمانوں کی تعریف بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب مجموعی طور پر کسی فیصلے کا وقت آتا ہے تو فیصلے وہی کئے جاتے ہیں جو ان کی اپنی مرضی کے ہوں نہ کہ مسلمانوں کے مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

پس مسلمانوں کی یہ جو دوسرے درجے بلکہ تیسرے درجے کی حیثیت ہے اور ان کے اپنے ملکوں میں بھی حکومتیں چلانے کے لئے دوسروں کی طرف نظر ہے۔ پھر آسمانی اور زمینی آفات ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ سورۃ حشر کی آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلی آیات میں مومن ہی مخاطب ہیں جنہیں تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کل کے لئے کچھ آگے بھیجنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آخرت کی اور عاقبت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ کی یاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ورنہ فرمایا اگر اس طرف توجہ نہیں کرو گے تو نتیجتاً تم خود اپنی پہچان کھو بیٹھو گے۔ فسق و فجور میں پڑ کر ذلت کا سامنا کرو گے۔ پس ہوش کرو اور شیطان کے پنجے سے نکلو اور اپنے دلوں کی سختیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھر کر نرمی میں بدلو۔ لیکن شیطان نے ایسا قابو کیا ہے کہ حقیقت کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ ایک جگہ اس طرح کھینچا ہے کہ وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام:44) یعنی ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں شیطان نے انہیں اور بھی خوبصورت کر کے دکھایا ہے۔ ہر آفت سے، ہر مشکل سے سبق لینے کی بجائے ظلموں میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔ فسق و فجور میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔

پاکستان میں بھی آج کل شور ہو رہا ہے۔ ہر جگہ مار دھاڑ ہوتی ہے۔ کہیں بجلی کے خلاف، کہیں دوسرے ظلموں کے خلاف، کہیں مہنگائی کے خلاف جلوس نکل رہے ہیں، کہیں دوسری آفات ہیں۔ لیڈر جو ہیں ان کو بھی کوئی فکر نہیں۔ اخباروں میں کالم لکھے جا رہے ہیں کہ ہم لوگ تباہی کے کنارے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ کیا ہے؟ اس کی ایک بہت بڑی وجہ مَیں بتاتا ہوں اور یہ وجہ ایک عرصہ سے بتا رہا ہوں کہ زمانہ کے امام کو ماننا تو درکنار، وہ تو ایک طرف رہا ایسے قانون لاگو کئے گئے ہیں کہ ماننے والوں پر قانون کی آڑ میں ظلم کئے جاتے ہیں۔ وہ ظلم تو پہلے بند کرو۔ امام الزمان کے خلاف ہر سرکاری کاغذ پر گالیوں کی جو بھرمار کی جاتی ہے اس کو تو بند کرو۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے پیاروں کے لئے اپنا کام کرتی ہے۔ کوئی غیر مسلم اگر اللہ اور محمدؐ کا نام یہاں پاکستان میں لے لے، گلوں میں لاکٹ پہنے ہوں تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن احمدی اگر اللہ اور محمد ﷺ کا نام اپنی مسجدوں اور گھروں پر لکھیں تو اسے توڑ کر گندے نالوں میں بہایا جاتا ہے۔ اُس وقت ان کو خیال نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی ان سرکاری کارندوں کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ اُس وقت ہتک رسول ان کو نظر نہیں آ رہی ہوتی۔ پس جب یہ چیزیں نظر نہیں آتیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر اپنا کام دکھاتی ہے۔

پاکستان میں علماء کہلانے والوں کی جہالت کا یہ حال ہے کہ ایک پروگرام کرنے والے کمپیئر ہیں، مبشر لقمان صاحب۔ بہرحال بڑی جرأت سے وہ پروگرام کر رہے ہیں۔ ٹی وی پہ ان کا پروگرام آیا۔ کتنی دیر جاری رہتا ہے۔ کس حد تک بے خوف رہتے ہیں یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بہرحال ان کا ایک پروگرام آیا جب اس میں

احمدیوں کا ذکر ہوا تو ایک عالم صاحب وہاں بیٹھے جواب دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جس طرح کوکا کولا کا ٹریڈ مارک ہے اور اس نام سے کوئی اَور کمپنی کوکا کولا نہیں بنا سکتی ورنہ پکڑی جائے گی اسی طرح مسلمان صرف ہم کہلا سکتے ہیں اور احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے تو ان کو سزا ملے گی۔ ایسے فتوے دینے والے یہ علماء ہیں جن کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ میں انتہائی جاہل اشخاص کو لوگ اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جاکر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ مسلمان کون ہے؟ مَیں اس کی کسی لمبی علمی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن یہ واضح ہو کہ کامل فرمانبردار اور آنحضرت ﷺ کے تمام حکموں پر عمل کرنے والے اور قرآن کریم کی پیروی کرنے والے اگر کوئی ہیں، مسلمان کی تعریف میں آتے ہیں تو وہ احمدی ہیں۔

دو احادیث بھی اس بارہ میں پیش کر دیتا ہوں جس سے مسلمان کی وہ تعریف واضح ہو جاتی ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے اور یہی حقیقی تعریف ہے، نہ کہ ان علماء کی تعریف جو کوکا کولا کے پیٹنٹ (Patent) نام کو اسلام کے نام کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ جہالت کی انتہا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ابی مالک روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَكَفَرَ بما يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ (مسلم كتاب الايمان۔باب الاَمر بقتال الناس حتى يقولوا لَااله الّا الله) کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ (ان کو قانونی تحفظ حاصل ہو جاتا ہے)۔ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ وہی جانتا ہے کہ اس کی نیت کیا ہے اور وہ اس کی نیت کے مطابق اسے بدلہ دے گا۔ کلمہ پڑھنے کے بعد، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه کہنے کے بعد، وہ بندوں کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے۔

پھر ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهَ فِى ذِمَّتِهٖ۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ حدیث نمبر 391)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

پس علماء جو یہ کہتے ہیں اُن سے میری درخواست ہے کہ اپنے اسلام کو پیٹنٹ نہ کروائیں۔ ایسا اسلام پیش نہ کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی تعریف کے مخالف ہے۔ اسلام وہی ہے جس کی تعریف آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔ ہمیں تو اِس تعریف کے تحت آنحضرت ﷺ نے مسلمان قرار دے دیا ہے اور اس کے بعد نہ ہمیں کسی مولوی کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے اور نہ کسی پارلیمنٹ کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور بات بھی مَیں بیان کر دوں۔ گزشتہ دنوں کسی اخبار کے حوالے سے مجھے ایک خبر کسی نے بھجوائی۔ اس کی انہوں نے فوٹو کاپی نکال کے یا اس کا پرنٹ نکال کے مجھے بھجوا دی۔ احمدیوں میں ایسی خبروں کو میرے علم میں لانے کے لئے بھی اور شاید میری رائے پوچھنے کے لئے بھی بھجوانے کا شوق ہے۔ اور خبر تھی الطاف حسین صاحب کے حوالے سے جو ایم کیو ایم کے لیڈر ہیں کہ انہوں نے احمدیوں کے حق میں کھل کر بیان دیا ہے اور احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں جو کچھ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے، اس کی کھلی کھلی مذمت کی ہے کہ یہ غلط اقدام کئے جا رہے ہیں۔ غلط باتیں کی جا رہی ہیں۔ جب یہ خبر پہنچی تو پریس کے نمائندوں کو چونکہ خبر کو سنسنی خیز کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے کسی اخبار نے شاید اس پر یہ خبر لگا دی کہ مرزا مسرور احمد اور الطاف حسین کی لندن میں میٹنگ ہوئی اور انہوں نے منصوبہ بندی کی ہے کہ پنجاب میں اور پاکستان میں کس طرح ایم کیو ایم کو فعال کی جائے۔

جہاں تک الطاف حسین صاحب کے بیان کا تعلق ہے ہر محبّ وطن پاکستانی میرے خیال میں یہ چاہے گا کہ ملک میں امن ہو اور ملائیت کا خاتمہ ہو اور فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کو ملک سے باہر نکالا جائے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ مجھے اس بات پہ خوشی ہوئی کہ الطاف حسین صاحب نے یہ بیان دیا اور جرأت کا مظاہرہ کیا بلکہ اس دفعہ کافی اچھا بیان دے کر کافی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ملک میں امن دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرقہ واریت اور مذہبی منافرت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک ترقی کرے۔ نیتوں کو تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم کسی کی نیت پر تو شبہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک مقصد کامیاب کرے اور کبھی وہ سیاست یا کسی سیاسی مصلحت کی بھینٹ نہ چڑھ جائیں۔ لیکن کل ہی رات کو مَیں نے ٹی وی آن کیا۔ خبریں دیکھتے ہوئے تو اس پہ خبر آ رہی تھی کہ ختم نبوت کے علماء کو جو انہوں نے خطاب کیا اس سے اب ان کی تسلی ہو گئی ہے۔ ختم نبوت والوں کے جو تحفظات تھے ان کے اس بیان کے بعد وہ دور ہو گئے ہیں۔ مَیں نے تفصیل تو نہیں دیکھی کہ کیا تحفظات تھے اور کیا تسلی ہوئی لیکن بہر حال لگتا ہے کہ ان کا کچھ بیان آیا جس سے مولوی خوش ہو گئے۔ مولویوں کی حکومت کا تو یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں اخبار میں وزیراعظم پاکستان کا یہ بیان تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ یہ کام ہو جائے لیکن علماء سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ وزیراعظم کی طاقت کا تو یہ حال ہے۔

جہاں تک میری میٹنگ کا سوال ہے جیسا کہ مَیں نے کہا سنسنی پیدا کرنے کے لئے خبریں لگانے والے دن کو بھی خوابیں دیکھتے ہیں۔ اگر کوئی میٹنگ ہوئی ہوتی تو جس طرح الطاف صاحب بیان دے رہے ہیں شاید یہ بھی بتا دیتے کہ میری میٹنگ ہوئی ہے۔ ہاں یہ مَیں ضرور کہوں گا کہ اللہ کرے کہ جو بھی ملک کو بچانے کے لئے ان نفرتوں کی دیواروں کو گرانے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ اسے کامیاب کرے۔ ہمیں تو ملک سے محبت ہے۔ ہم نے اس کے بنانے میں بھی کردار ادا کیا ہے اور اس کے قائم رکھنے کے لئے بھی ہر قربانی کریں گے اور کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ۔ ہر احمدی کو دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ملک میں ایسے لیڈر پیدا کرے۔

جہاں تک احمدیوں پر ظلموں کا سوال ہے اور اس کے توڑ کے لئے ہماری کوششیں ہیں تو یہ کہ ہم نے اپنے معاملات جو ہیں خدا تعالیٰ کے سپرد کئے ہیں۔ اگر ہم راز و نیاز کرتے ہیں تو اپنے پیارے ربّ سے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ احمدیت کے حق میں جو سکیم خدا تعالیٰ بنائے گا اور بنا رہا ہے اس کے سامنے تمام انسانی تدبیریں ہیچ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اور ضرور جماعت احمدیہ کے حق میں پاکستان میں اور تمام اسلامی ممالک میں وہ الٰہی تقدیر بڑی شان سے ظاہر ہو گی۔ اور خود بخود روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حقیقی مسلمان کون ہے اور اسلام کا درد رکھنے والا کون ہے۔

پس مَیں احمدیوں سے، خاص طور پر جو پاکستانی احمدی ہیں چاہے وہ ملک میں رہ رہے ہیں یا ملک سے باہر ہیں کہوں گا کہ ملک کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور ملک کی سالمیت کو جو داؤ پہ لگایا ہوا ہے اس سے ملک باہر نکلے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک ہیں۔ عرب ممالک ہیں وہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی رمضان کے ان دنوں میں جو گزر رہے ہیں اور خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے دن ہیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر مبرم کے جلد نظارے ہمیں دکھائے۔

اب مَیں واپس اسی آیت کے مضمون کی طرف آتا ہوں جو مَیں نے تلاوت کی تھی۔ مسلمان کی تعریف میں ذرا وقت لگ گیا لیکن یہ بیان کرنا بھی ضروری تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ (الحشر:22) اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ایک تو اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔ جب جمادات پر اس کی ایسی تاثیر ہے تو بڑے ہی بے وقوف وہ لوگ ہیں جو اس کی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور دوسرے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے، گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دُور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر مُتَصَدِّعًا ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔ (الحکم جلد 5 نمبر 21 مورخہ 10؍جون 1901ء صفحہ 9۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم نمبر 338۔ زیر سورۃ الحشر آیت 22)

پس یہ تکبر توڑنے کی ضرورت ہے اور اپنے دلوں کی سطح ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں پھر دوبارہ ان نام نہاد علماء کو کہوں گا۔ بات پھر وہیں پلٹ جاتی ہے کہ جب تک مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں اپنے تکبر سے پُر سر جو ہیں وہ نیچے نہیں کرو گے تو قرآن کی اور اسلام کی اسی قسم کی تعریفیں ہی کرتے رہو گے جو مضحکہ خیز ہیں۔ اب اللہ اور رسول اسے محبت کا دم بھرنا ہے تو امام وقت سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔ پھر دیکھو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں تم کس طرح عزت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ تب اس پاک کلام کے اسرار و رموز تمہیں سمجھ آئیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت اپر اتارا۔ اس کا فہم تمہیں حاصل ہو گا۔ کیونکہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ۔ فِىْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ۔ لَايَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ:80 تا78) کہ یقیناً ایک عزت والا قرآن ہے، ایک چھپی ہوئی کتاب ہے، محفوظ کتاب ہے کوئی اسے چھو نہیں سکتا، سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

ان آیات میں جہاں غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کی عزت و عظمت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی عظمت ہے۔ ایک ایسی کتاب ہے جو بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کی تعلیم محفوظ ہے یعنی اس کے نزول کے وقت سے یہ محفوظ چلی آ رہی ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی۔ لیکن فائدہ وہی اٹھائیں گے جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے کہ صرف مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں پایا جا سکتا۔ جب تک پاک دل ہو کر اس پر عمل نہیں کرتے اور اس کا مکمل فہم حاصل نہیں کرتے اور اس دُرّ مکنون کو حاصل کرنے کے لئے ان مُطَهَّرِيْن کی تلاش نہیں کرتے جن کو خدا تعالیٰ نے اس کے فہم سے نوازا ہے یا نوازتا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ مقام آنے والے مسیح

ومہدی کو ہی ملنا تھا اور ملا ہے اور خدا تعالیٰ سے براہ راست علم پا کر آپؑ نے اس عظیم کتاب کے اسرار و رموز ہم پر کھولے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کے حقائق و دقائق انہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔

(ماخوذ از برکات الدعا روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 18)

’’پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائے زمانہ میں بھی نہ ہوتی‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے ایک معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہوگئیں تو اب کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں۔ ماسوا اس کے اُمّت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں‘‘۔

اب دیکھیں عملاً اُمّت میں اس کا اظہار بھی ہوگیا۔ کئی سو آیات ایک وقت میں قرآن کریم کی منسوخ سمجھی جاتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پاک بندے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا، ان کو حل کرتے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام کو حل کر دیا۔ پس معلم کی ضرورت تو خود اسلام کی تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ یہ جو اتنے فرقے بنے ہوئے ہیں یہ بھی اس لئے ہیں کہ جس جس کو اپنے ذوق کے مطابق سمجھ آئی اور اس نے اسی کو آخری فیصلہ سمجھ کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لاگو کر لیا اس پر قائم ہوگیا۔ بڑے بڑے مسائل تو ایک طرف رہے اب وضو کے بارہ میں ہی مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ’’قرآن جامع جمیع علوم تو ہے‘‘ یعنی تمام علوم اس میں پائے جاتے ہیں ’’لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 348)

پھر آپؑ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں: ’’کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح ومہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے اور ہم سیدھے راستے پر ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ سوائے پاک کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو‘‘۔ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 184-183 مطبوعہ ربوہ۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 309)

آج کل جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ خدا کے برگزیدہ کو (بھیجے ہوئے کو) جو خدا سے علم پا کر آیا، جس نے اس زمانہ میں قرآن کی جو تفسیر تھی وہ ہمارے سامنے پیش کی۔ اس کو ماننے سے انکاری ہیں۔ پس مسلمانوں کی بقا اور اُمّت کا عزت و وقار اسی سے وابستہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے کہنے پر عمل کریں اور اس کو مانیں۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرے گا اور قلم، دعا اور توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا۔ اور افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی اس لئے کہ جتنی توجہ دنیا کی طرف ہے، دین کی طرف نہیں۔ دنیا کی آلودگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا ہو کر یہ امید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ان پر قرآن کریم کے معارف کھلیں۔ وہاں صاف لکھا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 553 مطبوعہ ربوہ)

یہ بات جہاں عام مسلمانوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے وہاں ہمیں جو احمدی مسلمان ہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمارے دلوں کو اس طرح پاک کرے کہ قرآن کریم کی برکات سے ہم اس طرح فیض پانے والے ہوں جس طرح خدا تعالیٰ ایک حقیقی مومن سے چاہتا ہے اور جس کی وضاحت اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حسن، اس کی تعلیم اور اس کے مقام کے بارہ میں قرآن کریم میں جو بیان فرمایا ہے، بہت جگہ پہ ہے بلکہ سارا قرآن کریم ہی بھرا ہوا ہے۔ اس کی چند مثالیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے ان کو پھر اس وجہ سے کیا مقام ملتا ہے۔

جو پاک دل ہو کر اس کو سمجھتا ہے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کا بھی بڑا مقام ہے۔ اس بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے کہ سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی‘‘۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ ابواب قراءۃ القرآن باب فی ثواب قراءۃ القرآن حدیث 1453)

پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)۔ یہ عزت تبھی ہے جب ہم عمل کر رہے ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس چیز کا جو درجہ ہے وہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے کامل کتاب اور اس کی خوبصورت تعلیم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’چونکہ قرآن کریم خاتم الکتب اور اکمل الکتب ہے اور صحائف میں سے حسین اور جمیل ترین ہے۔ اس لئے اس نے اپنی تعلیم کی بنیاد کمال کے انتہائی درجہ پر رکھی ہے اور اس نے تمام حالتوں میں فطری شریعت کو قانونی شریعت کا ساتھی بنا دیا ہے تا وہ لوگوں کو گمراہی سے محفوظ کر دے اور اس نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ انسان کو اس بے جان چیز کی طرح بنا دے جو خود بخود دائیں بائیں حرکت نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی کو معاف کر سکتی یا اس سے انتقام لے سکتی ہے جب تک کہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے اجازت نہ ہو‘‘۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 316)

پس قرآن کریم کی تعلیم پر حقیقی عمل یہ ہے کہ اس کے ہر حکم کو بجا لانے کی کوشش کی جائے تبھی عمل کرنے والے کی یا پڑھنے والے کی ہر حرکت و سکون جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کہلائے گی اور یہ بھی نہیں کہ اس کی تعلیم میں کوئی مشکل ہے بلکہ یہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ پہ کیا ہے۔ مثلاً روزوں کے جو احکام ہیں اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (البقرۃ:186) کہ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ یہ ایک اصولی اعلان ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے اور اس کے بارہ میں یہ بتایا گیا کہ اس میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔ تمہاری طاقتوں کے مطابق تمہیں تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور پھر یہ تعلیم ان اعلیٰ معیاروں کا پتہ دینے والی ہے جو معیار تمہیں خدا تعالیٰ کے قریب ترین کر دیتے ہیں۔

پھر ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر:18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ یہاں نصیحت اس لئے نہیں کہ نصیحت برائے نصیحت ہے۔ کر دی اور مسئلہ ختم ہوگیا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان نصائح کو پکڑو اور ان پر عمل کرو۔ اگر یہ خیال ہے کہ مشکل تعلیم ہے تو یہ خیال بھی غلط ہے۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور ہر انسان کی استعدادوں کا بھی اس کو علم ہے۔ وہ خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی نصیحتیں اور اس قرآن کی تعلیم پر جو عمل ہے وہ انسانی استعدادوں اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ پس کیا اس کے بعد بھی تم اس سوچ میں پڑے رہو گے کہ اس تعلیم پر میں کس طرح عمل کروں؟ اس تعلیم پر عمل کرو تو جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے بے انتہا انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔

پھر اس قرآن میں پرانی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ بھی اس لئے ہیں کہ نصیحت پکڑو اور اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق رکھو تا کہ وہ آفات اور پکڑ اور عذاب جو پرانی قوموں پر آتے رہے اس سے بچے رہو۔ پھر ایک آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم جو ہے وہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ فرمایا کہ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ:3-4) اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا۔ ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تفصیل سے مختلف جگہوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک بیان مَیں پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن مجید لانے والا وہ شان رکھتا ہے کہ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ:3-4) ایسی کتاب جس میں ساری کتابیں اور ساری صداقتیں موجود ہیں۔ کتاب سے مراد اور عام مفہوم وہ عمدہ باتیں ہیں جو بالطبع انسان قابل تقلید سمجھتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 51-52۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) (وہ باتیں ہیں جن کو انسانی طبیعت سمجھتی ہے کہ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی پیروی کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہئے)۔

فرمایا: ’’قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘ (اس میں کوئی فضول بات نہیں)۔ ’’ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں‘‘۔ (یہ چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس وقت دیا۔)

فرمایا کہ: ’’آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں‘‘۔ (اور اس زمانے میں پھر آجکل اللہ تعالیٰ کے وجود کے خلاف بہت زیادہ کتابیں لکھی جا رہی ہیں تو آج کل پھر قرآن کریم کو پڑھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔) فرمایا کہ ’’آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے۔ لیکن جو کچھ کہا اور لکھا وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے۔ نہ کہ ایک مُردہ، مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اٹھائے گا۔ اس کو

آخر کار اسی خدا کی طرف آنا پڑے گا۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفۂ فطرت کے ایک ایک پتّے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔ غرض ایسے آدمیوں کا قدم جب اٹھے گا وہ اسلام ہی کے میدان کی طرف اٹھے گا''۔ فرمایا: ''یہ بھی تو ایک عظیم الشان اعجاز ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے تو ایک ہی پہلو سے ہم آزما لیتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص قرآن کریم کو خدا کا کلام نہیں مانتا تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلائل لکھے۔ بالمقابل ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دیں گے اور اگر وہ شخص توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلمبند کرے تو وہ سب دلائل بھی ہم قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھا دیں گے۔ پھر وہ ایسے دلائل کا دعویٰ کر کے لکھے جو قرآن کریم میں نہیں پائے جاتے۔ یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت اس کا خیال ہو کہ وہ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ تو ہم ایسے شخص کو واضح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن شریف کا دعویٰ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ:4) کیسا سچا اور صاف ہے۔ اور یا اصل وفطرتی مذہب کی بابت دلائل لکھنا چاہے تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں گے اور بتلا دیں گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کے لئے مَیں پھر کہتا ہوں کہ اسی قوتِ قدسیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ:80)۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 52-51 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ جامع کتاب ہے اور ہدایت کا ذخیرہ ہے جس کو پڑھنے والا اور عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر گامزن رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ چیلنج دیا تھا یہ آج تک قائم ہے۔ بلکہ آپ کے مریدوں نے بھی اس پر عمل کر کے دنیا کو ثابت کیا کہ قرآن کریم کی صداقت ہر زمانے کے لئے ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جو نظریہ پیش کیا تھا وہ بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قرآن کریم کی صداقت کو ہی ثابت کرتا ہے۔ پس آج بھی جو احمدی سائنٹسٹ، ریسرچ کرنے والے ہیں اس صداقت کو سامنے رکھتے ہوئے غور کریں تو خدا تعالیٰ انشاء اللہ خود ان کی راہنمائی فرمائے گا۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ ہدایت پانے کے بارے میں فرماتا ہے۔ اس میں قرآنی تعلیم کے مطابق روحانی ہدایت بھی ہے اور آئندہ آنے والے علوم کی طرف راہنمائی کی ہدایت بھی ہے۔ فرمایا وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ (النمل:93) اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کرو۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے۔ پھر تلاوت کرنے سے قرآن کریم میں ہدایات نظر آئیں گی۔ لیکن ہر قسم کی ہدایت وہی پا سکتے ہیں جن کے متعلق یہ فیصلہ آچکا ہے کہ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کہ جب تک پاک صاف نہیں ہوں گے۔ اس کے بغیر سمجھ نہیں آئے گی۔ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے بھی پاک ہونا شرط ہے۔

پھر قرآن کریم کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ بنیادی اخلاق ہیں اور اس اخلاقی تعلیم سے لے کر اعلیٰ ترین علوم تک اس کتاب مکنون میں ہر بات چھپی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں فرماتا ہے کہ وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ۔ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (یونس:62) اور تو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تم اے مومنو! کوئی اچھا عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو اور تیرے ربّ سے ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں تحریر ہے۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار ہے۔ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی نظر کا اظہار ہے۔ غائب اور حاضر اور دور اور نزدیک اور چھوٹی اور بڑی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ پس یہ اعلان ہے مومن کے لئے اور غیر مومن کے لئے بھی، مسلمان کے لئے بھی اور کافر کے لئے بھی کہ یہ عظیم کتاب کامل علم رکھنے والے خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اس میں تمام قسم کے علوم، واقعات، انذاری خبریں اور اس کے ماننے والوں کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بھی بتایا دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب ہے اسی لئے اس کتاب کے نازل ہونے کے بعد اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ بھی رکھا ہوا ہے اور اس کے نازل ہونے کے بعد نہ اس کا انکار کرنے والے کے لئے راہ فرار ہے اور نہ ہی اس کو ماننے کا دعویٰ کر کے عمل نہ کرنے والوں کے لئے کوئی عذر رہ جاتا ہے۔ پس ماننے والوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب صداقت کا اقرار کیا ہے تو اپنے قبلے بھی درست رکھنے ہوں گے۔ اپنی نیتوں کو بھی صحیح نہج پر رکھنا ہوگا۔ اپنے نفس کا جائزہ بھی لیتے رہنا ہوگا۔ صرف یہ کہنا کہ ہم قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور یہ کافی ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔ صرف یہ کہنا کہ ہم اس کے ذریعہ سے دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہیں تو یہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہمارے اندر کیا تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے دوسرے ہم سے کیا اثر لے رہے ہیں۔ اُن میں کیا تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اُن کا اسلام کی طرف کیسا رجحان ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ جب اس نے ہر بات کھول کر قرآن کریم میں بیان کر دی۔ جب اس نے اپنے وعدے کے مطابق زمانے کا معلم بھیج دیا تو پھر اس بات پر ماننے والوں کو جوابدہ ہونا ہوگا کہ اگر تم نے اپنے اوپر اس تعلیم کو لاگو کرنے کی کوشش نہیں کی تو کیوں نہیں کی؟ اور منکرین کو بھی جواب دینا ہوگا۔ ان کی بھی جواب طلبی ہوگی کہ جب اتنی واضح تعلیم اور نشانات آ گئے تو تم نے امام کو کیوں قبول نہیں کیا۔ اور جہاں تک منکرین کا تعلق ہے ان کا معاملہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ (وہی جانتا ہے کہ ان سے) وہ کیا سلوک کرتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنا معاملہ صاف رکھتے ہوئے اس کتاب کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان واعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی''۔ (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ 386۔ جدید ایڈیشن)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو ردّ کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔ (ماخوذ از 'ازالہ اوہام'۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409 مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔

اس وقت ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے۔ ہمارے مبلغ سلسلہ کینیڈا، مکرم محمد طارق اسلام صاحب کی دو دن پہلے وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 54 سال تھی۔ ان کو جگر یا Spleen کا کینسر ہوا اس کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی ہے۔ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ نے 1978ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اس کے بعد پاکستان میں مختلف جگہوں پر رہے۔ پھر آپ نے مرکز ربوہ میں وکالت علیاء میں بھی کام کیا۔ ان کو اٹلی بھجوایا گیا تھا لیکن ویزا نہ ملنے کی وجہ سے کچھ ماہ بعد واپس آ گئے۔ پھر وکالت تبشیر میں کام کیا۔ 1993ء سے کینیڈا میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ وینکوور میں اور آٹوا میں مربی کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے ملنسار اور پیار کرنے والے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اپنے عزیزوں کا، رشتہ داروں کا، غریبوں کا بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ جماعتی روایات کا بھی بڑا گہرا علم تھا اور اطاعت کا بڑا سخت جذبہ ان میں پایا جاتا تھا۔ خلافت سے بڑی محبت کرنے والے تھے۔ ایک تو ہر احمدی کو ہوتی ہے۔ ہر مربی کو ہونی چاہئے اور ہوتی ہے لیکن بعضوں کی محبت غیر معمولی ہوتی ہے۔ یہ بھی ان میں شامل تھے۔ کبھی کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی تھی۔ بڑی باریک بینی سے، محنت سے ہر کام کرنے والے تھے۔ میرے کینیڈا کے جو دورے ہوتے رہے ہیں تو اس وقت یہ ملاقاتوں کے لئے یا دوسرے کاموں کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے اور ہمیشہ بڑی خوش اسلوبی سے اور بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کی اہلیہ اور پانچ بچیاں ہیں۔ دو کی شادی ہوگئی ہے۔ چھوٹی بچی ان کی شاید بارہ سال کی ہے۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ مجید سیالکوٹی صاحب جو ہمارے یہاں مبلغ ہیں طارق اسلام صاحب کے بہنوئی ہیں اور ان کے ایک بھائی حافظ طیب احمد غانا میں ہیں وہ جنازہ پہ نہیں جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب عزیزوں کو رشتہ داروں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

☆☆☆☆☆

تاریخ کے آئینہ میں: (قسط: آخری)

# جلسہ سالانہ قادیان 1909ء کی روئداد

حبیب الرحمٰن زیروی، ربوہ (پاکستان)

جلسہ سالانہ ۱۹۰۹ء حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء کو منعقد ہوا تھا جس کی مختصر روئیداد اخبار الحکم اور البدر میں شائع ہوئی تھی۔ اُسے قارئین بدر کے استفادہ کیلئے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی ربوہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

## خطبہ جمعہ

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۰ء ایک بجے دن

**عقائد احمدیہ**: حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ کو عامۃ الناس تک پہنچانے کا خاص اہتمام فرمایا جیسا کہ اوپر کہیں ذکر کیا گیا۔ آپ ایک ایک دو دو جملے بیان فرماتے تھے۔ پھر انہیں کو بلند آواز سے دیگر احباب اور آخر خاکسار ایڈیٹر الحکم لوگوں تک پہنچا دیتا تھا۔ اس خطبہ میں حضرت نے عقائد احمدیہ کو اولاً بیان فرمایا اور ازاں بعد جماعت کو اشاعت اسلام کی طرف متوجہ کیا اور پھر اپنے مطاع اور امام کے نقش قدم پر چل کر سلطنت برطانیہ کی وفاداری کی فرمان برداری اور امن کی حمایت کی تعلیم دی اور بالآخر قوم میں وحدت اور باہم اخوت و محبت کا سبق پڑھایا اس خطبہ کو اور حضرت کی تقریر کو ہمارے مخالف ضرور غور سے پڑھیں اور خدا کے لئے وہ اپنی آواز اٹھائیں کہ اس کے بعد بھی ان کا نور قلب ہمیں کافر کہنے کی دلیری کرتا ہے۔ اسی ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ حضرت نے جب خطبہ کے پہنچانے کے لئے بعض دوستوں سے کہا کہ بلند آواز پہنچائیں۔ تو کسی نے کہہ دیا جو کچھ اردو زبان میں حضرت فرمائیں۔ وہ دوسرے آدمی کہیں حضرت نے فرمایا۔ نہیں جو کچھ میں کہوں سب کچھ دوہراؤ قرآن ہی تو پہنچانا ہے۔ ہم کیا اور ہمارے الفاظ کیا اصل برکت قرآن کریم ہی کے الفاظ میں ہے۔ یہ فقرہ آپ کے اخلاص اور قرآن کریم کی عظمت کے اظہار کو جوش کے ظاہر کرتا ہے۔"

خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طوائف الملوکی میں جو مکہ معظمہ میں تھی۔ خود رہ کر اور عیسائیوں کی سلطنت میں جو حبشہ میں تھی۔ صحابہ کرام کو رکھ کر ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اس زندگی کے فرائض میں سے امن ہے۔ اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین یا دنیا کا عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ امن کی کوشش کرو اور امن کے لئے ایک تو طاقت کی ضرورت ہے۔ جو گورنمنٹ کے پاس ہے۔ دوسرے نیک چلنی اور گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری تمہارا فرض ہے۔ میں اس امر کو کسی کی خوشامد کی غرض سے نہیں بلکہ حق پہنچانے کی غرض سے کہتا ہوں کہ امن پسند جماعت بنو تاکہ ہر قسم کی ترقیوں کا تم کو موقع ملے اور چین سے زندگی بسر کرو۔ اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرو اور اسی سے مانگو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ بلا امن کوئی مذہب نہیں پھیلتا اور نہ پھول سکتا ہے۔ پس تم امن کے قائم رکھنے میں ہمیشہ گورنمنٹ کی وفاداری سے ساتھ دو۔

میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے اس احسان کا بدلہ اگر امن کے قائم کرنے کے لئے کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ ضرور دے گا اور خلاف ورزی کریں گے تو اس کے بدنتیجہ کا ضرور منتظر رہنا پڑے گا۔

پھر اس کے بعد ایک اور بات کہتا ہوں کہ باہم محبت کو بڑھاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور یہ محبت بڑھ نہیں سکتی۔ جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو اور صبر کرنے والے کے ساتھ آپ خدا ہوتا ہے۔ اس واسطے صبر کرنے والے کو کوئی ذلت نہیں پہنچ سکتی۔

**انفاق کی تاکید**: اور آخری بات جو میں کہنی ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ ہے کہ فتح اسلام میں حضرت صاحب نے جن پانچ شاخوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں چندہ دینے کی تاکید کی ہے۔ مثلاً آپ کی تصانیف کی اشاعت آپ کے اشتہارات کی اشاعت لنگر خانہ کو مضبوط کرنے کی تاکید اور مہمان خانہ کی ترقی کی اور آمد و رفت میں بعض اوقات خرچ کرنے پڑتے ہیں اور مکان بنانے پڑتے ہیں۔ ان میں انفاق کی تاکید کی ہے۔ میں بھی حضرت کی اس تاکید پر تاکید کرتا ہوں۔ مہمانخانہ کی طرف آپ کی سستی ہے۔ اسے چھوڑ دو میں دیکھتا ہوں کہ مثلاً جس طرح پر ایک مدرسہ چلتا ہے اور کام یہاں ہوتے ہیں۔ ان میں لنگر اور دینی مدرسہ بہت کمزور رنگ میں ہے۔ ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ ان دونوں امور میں توجہ اور انفاق سے کام لیں۔ پھر یہ بھی تاکید کرتا ہوں کہ یہاں چندلوگ کتابیں بیچتے ہیں اور وہ اخلاص سے کام لیتے ہیں۔ ان میں دو چار آنہ کی مدد دینے سے دریغ نہ کریں۔

ایک ہمارے دوست مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے بڑے ہی اخلاص سے ایک کتاب تائید حق لکھی ہے اور حضرت صاحب کی زندگی میں وہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کی کئی سو جلدیں یہاں پڑی ہیں۔ احباب اس کی طرف توجہ کریں۔ دو چار آنہ کی کتاب ہے۔

میں نے یہ باتیں تمہیں اس لئے بتائیں ہیں کہ تم کو دین اور دنیا دونوں کا وعظ کروں۔ اس لئے نہیں کہ میری کوئی غرض ہے میری عمر کا بہت بڑا حصہ گزر گیا ہے اور اللہ کے محض فضل سے بہت ہی عمدہ گزر گیا ہے۔ تھوڑے دن باقی ہیں۔ میں مخلوق کے سوال میں اپنی ہمت کو ضائع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

(الحکم ۷ اپریل ۱۹۱۰ء ص ۱۰)

(پھر حضرت نے استراحت کے بعد دوسرا خطبہ مسنون پڑھ کر جمعہ کی نماز پڑھائی۔)

## حضرت میر ناصر نواب صاحب کا لیکچر

**حضرت میر ناصر نواب صاحب کا لیکچر**: نماز جمعہ کے بعد جیسا کہ پروگرام میں درج کیا گیا تھا۔ حضرت میر صاحب قبلہ کا لیکچر رکھا گیا تھا۔ میر صاحب کے لیکچر کا مضمون الدین النصح تھا۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر کی ابتدا دنیا کی عام حالت اور پیشہ وروں کی قابل اصلاح صورت سے کی۔ اس لیکچر کا آخری حصہ خصوصیت سے قابل غور ہے۔ اس لئے میں میر صاحب کے لیکچر سے اسی حصہ کا اندراج یہاں ضروری سمجھتا ہوں جو اس لیکچر کی جان ہے۔

یاد رکھو کہ فقط اس سلسلہ میں داخل ہونے سے یا حضرت مسیح علیہ السلام و خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے نجات نہیں ہوتی۔ جب تک پورے پورے قرآن شریف کے محکوم نہ بنو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار نہ کرو اور اپنے مسیح کے فرمودہ کے موجب راہ نہ پکڑو اور متقی اور محسن نہ ہوجاؤ اور اپنی شیطانی برادری اور پچھلے دوستوں سے علیحدگی نہ کرو اور اپنے پچھلی کرتوت بکلی نہ چھوڑ دو۔ ورنہ تم میں اور ان میں فرق ہی کیا ہے۔ اعمال اور اوصاف سے ان میں اور اپنے میں فرق کر کے دکھاؤ بغیر شاہد کے عادل شہادت منظور نہیں ہوتی۔ زبانی لاف و گزاف کسی کام کی نہیں۔ جبتک اعمال اس پر گواہی دیں اگر تم نے اعمال صالحہ سے اپنے عقائد کی تصدیق نہ کی تو تم میں اور یہود منش مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور تمہیں احمدی ہونے کا فخر ہے بلکہ زبانی احمدی ہونا تمہارے لئے باعث تباہی و خرابی ہے وہ تو اندھے ہیں تم آنکھوں والے ہو کر پھر اندھے بنتے ہو۔ وہ تو بے خبر ہیں تم خبردار ہو کر بے خبری اختیار کرتے ہو لہٰذا تم ضرور اپنی اس غفلت یا شرارت کا خمیازہ بھگتو گے اور خدا کی نظر میں بدعہد اور بدکردار ٹھہرو گے اور خدا کا غضب تم پر ان سے پہلے نازل ہوگا اور تم بھی عذاب الٰہی کے مورد ہو گے اور تمہیں بھی طاعون ہلاک کرے گی۔ نیز دنیا میں بھی تمہاری عزت برباد ہو جاوے گی اور تمہارا رعب نہیں رہے گا۔ تم اپنے امام کے نصائح پر عمل کرو۔ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو۔ خدا سے ہر وقت ہراساں و ترساں رہو۔ توبہ و استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ۔ نیک کام کرو حلال روزی کھاؤ دنیا کو حلال طریقہ سے کماؤ اور پاک طرز سے اسے استعمال کرو۔ فخر و تکبر ریا فریب خودغرضی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ سے ایسی نفرت کرو۔ جیسے شور سے کرتے ہو۔ وعدہ خلافی ہرگز نہ کرو کہ اس سے خدا تعالیٰ اور اور اس کے بندے نفرت کرتے ہیں۔ تاویلوں سے برے کام کو اچھا نہ بناؤ کہ یہ یہود کا شیوہ ہے۔ یہ مسیح کی جماعت کا طریقہ نہیں ہونا چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھو۔ اپنی چالاکی اور ہنر پر مغرور نہ ہوویں۔ دنیا کی فلاح خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ نہ کسی کے علم و ہنر ولیاقت پر دعا آفات کو ٹالتی ہے۔ دعا ہر مشکل کو حل کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں۔ دعا اور صدقہ سے دین و دنیا میں نجات ملتی ہے۔ بڑی بڑی مشکلیں حل ہوجاتی ہیں۔ عالی سے عالی مرتبہ دین و دنیا میں حاصل ہوتا ہے۔ خدا بھی دعا سے ملتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہتے ہو۔

ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔ ان کی دعائیں لیا کرو۔ دنیا و دین کی بہتری حاصل کرنے کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ بڑوں کی عزت کرو۔ چھوٹوں پر شفقت فرماؤ۔ صلہ رحمی کی قرآن شریف میں نہایت تاکید ہے۔ جو قطع رحم کرتا ہے۔ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ نرمی بڑی عمدہ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں نرمی کی عادت عطا فرماوے۔ مجھے اس کی آخر عمر میں قدر معلوم ہوئی ہے اور تھوڑا سا میں نے اسے اختیار کیا ہے۔ اس میں بہت فوائد ہیں۔ جو پورا اس پر عمل کرے گا۔ وہ پورا فائدہ اٹھائے گا۔

خدا تعالیٰ سے ایسا سچا تعلق پیدا کرو کہ وہ تم پر رحمتیں بھیجے۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا کی لعنت کے ساتھ خدا کی لعنت پڑے پھر کہیں ٹھکانا نہیں ملنے کا۔ متفق رہو اتفاق سے کام کرو اگرچہ اب مسیح تو تم میں نہیں ہے لیکن اس کا خلیفہ تو موجود ہے۔ اس کے حکم سے باہر ذرہ نہ ہو دنیاوی کام ہو یا دینی اس کو صلاح سے کیا کرو۔ اسی خدا کے حکم اپنے پر مقدم رکھو کیونکہ خدا نے اسے خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ اس سلسلہ میں خلفاء مقرر فرماتا رہے گا۔ تب ہی تک یہ سلسلہ حق پر رہے گا۔ جس دن انسانی ہاتھوں میں یہ کام آوے گا۔ تو سلسلہ تباہ ہو جاوے گا۔ یہ وقت غنیمت ہے۔ اس کو غنیمت سمجھو۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

میں نے تمہیں موٹی موٹی باتیں سنائی ہیں۔ اس کے دو باعث ہیں۔ ایک تو یہ کہ مجھے باریک مسائل اور قرآن شریف کے حقائق و معارف آتے نہیں۔ نہ مجھ پر وارد ہوتے ہیں بلکہ سنے سنائے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جو انسان بھوکا ہو اسے عطر ملنا اور پھولوں کے ہار اس کے گلے میں ڈالنا پالنا و الائچی کھلانا عبث ہے۔ سو ضروری مسائل ایسے ہیں۔ جیسے کہ روٹی اور حقائق و معارف ایسے ہیں۔ جیسے کہ عطر پھول وغیرہ میرے خیال میں بھوکے کو پہلے کھانا کھلانا چاہئے۔ پھر بعد اس کے اگر میسر ہو تو عطر پھول پان الائچی وغیرہ بھی پیش کرے۔ میں نے خیرخواہی سے جو مجھے میسر تھا۔ پیش کردیا ہے۔ اس میں تاثیر کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میرا مولا اسے قبول فرماوے اور مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (الحکم ۷ اپریل ۱۹۱۰ء ص ۱۲)

## تقسیم تعلیمی انعامات کی تقریب

**تقریب**: میر ناصر نواب صاحب قبلہ کی تقریر کے بعد تقسیم انعامات طلباء کی تقریب تھی اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ طلباء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر انعام دیا گیا۔

اس تقریب میں دو قسم کے انعام تھے۔ اوّل ان طلباء کے لئے جو دینیات میں اول رہے۔ دوم ان کے لئے جو اپنی جماعت میں اوّل رہے۔ بعض ہندو طلباء کو بھی انعام ملا۔ اس لئے کہ وہ اپنے مضامین میں اول تھے۔

یہ انعامات خان صاحب محمد حسین خان صاحب سب جج میرٹھ نے اپنے ہاتھ سے تقسیم کئے۔ اساتذہ میں تعلیمی شوق پیدا کرنے کے لئے قابل ہیڈ ماسٹر نے ایک انعام شاخہائے تعلیم الاسلام کے لئے رکھا تھا۔

**احمدیہ کانفرنس**: تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد نہایت ضروری اور قومی کام کی روح احمدیہ کانفرنس تھی۔ احمدیہ کانفرنس قومی کاموں سے دلچسپی اور مذاق پیدا کرنے کا زبردست ذریعہ ہے۔ مجھے جہاں

تک جناب سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ سے اس مضمون پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے اور احمدیہ کانفرنس کو زیادہ مفید اور کام کی چیز بنانے کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ احمدیہ کانفرنس کی ایک باقاعدہ کانسٹیٹیوشن بنانے کو تیار ہیں اور میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اگلے سالانہ جلسہ پر احمدیہ کانفرنس وسیع پیمانہ پر ہوسکے گی اور اس کا باقاعدہ کانسٹی ٹیوشن ہوگا۔ بہرحال احمدیہ کانفرنس کے لئے بورڈنگ ہاؤس کا وسیع ہال تجویز کیا گیا تھا۔ مختلف جماعتوں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور دوسرے عہدہ دار موجود تھے۔ کانفرنس میں پیش ہونے والے اور قبل از وقت بذریعہ ایک سرکلر لیٹر کے انجمنوں کے پاس بھیج دیئے گئے تھے اور انجمنیں ان پر کسی حد تک غور کرچکی تھیں۔ کانفرنس کے پریذیڈنٹ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے اور بعض مضامین پر دلچسپ مباحثہ ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ قومی کاموں سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے۔ (الحکم ۷/اپریل ۱۹۱۰ء)

اب نماز عصر ہوگی اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا درس قرآن ہوگا اور اس شخص کے منہ سے آپ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے حقائق سنیں گے جو فی الحقیقت اس کے سنانے کا حق اور منصب رکھتا ہے۔ جو کامل عارف باللہ ہے اور وہ چار لاکھ میں ایک آدمی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور تربیت کا عملی نمونہ ہے۔ اسی لئے اس نے کہا تھا۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

یعنی جب کوئی شخص یقین اور معرفت کے نور سے منور اور معمور ہوجاتا ہے تب وہ نور دین بنتا ہے۔ اس سے مقام نوردین کا پتہ لگتا ہے کہ وہ بصیرت اور معرفت کے کس مقام پر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارا امام اور ہم پر خلیفہ کیا ہے۔ ہاں خود خدا نے آپ اسے خلیفہ کیا ہے۔ اس لئے کہ خلیفہ بنانا اسی کا کام اور یہ انسانی طاقت اور انتخاب کا کام نہیں ہوتا۔ پس اس کے بعد آپ اپنے مطاع اور خلیفہ کے منہ سے خدا کا کلام سنیں گے۔ میں اب دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امام کا سایہ بہت عرصہ تک ہمارے سر پر قائم رکھے اور ہم اس کے دردمندانہ دعاؤں سے فیض حاصل کرتے رہیں اور ہم میں وہ بات پیدا ہو جو وہ پیدا کرنی چاہتا ہے۔ آمین

پھر نماز عصر ہوئی اور اس کے بعد درس قرآن مجید ہوا۔ سورۃ طٰہٰ کا دوسرا رکوع حضرت نے سنایا۔ درس کے بعد حضرت نے بہت لمبی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے حق میں قبول فرماوے۔ آمین ازاں بعد بہت سے احباب نے شرف نیاز حاصل کی اور سینکڑوں آدمی داخل بیعت ہوئے۔ حضرت نے بیعت میں خصوصیت سے مندرجہ ذیل الفاظ اضافہ کئے۔ میں شرک نہیں کروں گا۔ چوری نہیں کروں گا۔ بدکاریوں کے نزدیک نہیں جاؤں گا۔ کسی پر بہتان نہیں لگاؤں گا۔ چھوٹے بچوں کو ضائع نہیں کروں گا۔ نماز کی پابندی کروں گا اور زکوٰۃ، روزہ، حج اپنی طاقتوں کے موافق ادا کرنے کو مستعد رہوں گا۔"

بیعت کے بعد حضور نے حقیقت البیعت پر مندرجہ ذیل تقریر کی۔

## حضرت خلیفۃ المسیح کی

**تقریر حقیقت البیعت پر**: بیعت کے معنے بِک جانے کے ہیں جو شخص بیعت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بیچ دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اپنے آپ کو بیچ دینا معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ جو شخص بیعت لیتا ہے اس کی ذمہ داری کا کام ہے جو شخص بیعت لیتا ہے۔ اس کی ذمہ داری کو تو تم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ یہ بہت خطرناک کام ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو سوچ کر اس ستر برس سے متجاوز عمر میں بھی کسی کو دھوکہ دیں اور دنیا کے کتوں کی طرح یہ کوشش کریں کہ تمہیں اپنے مطلب پر ڈھال دیں اور کچھ حاصل کریں تو اس سے بڑھ کر لعنتی کام کیا ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے اس وقت تک میری پرورش فرمائی ہے اور ہر طرح سے مجھے نوازا ہے۔ میں نے اس کے فضلوں کو اپنے شامل حال دیکھا ہے۔ کیا اس ستر برس کے تجربہ کے بعد بھی میں یہ کام کرسکتا ہوں۔

پھر تم لوگ اپنا ہرج کرکے اور خرچ کرکے آئے ہو کیا اس لئے کہ کسی فریبی کو دیکھو وطن چھوڑ کر اور کرایہ دے کر تمہیں آنا پڑا ہے اور معمولی اخراجات کے علاوہ چندے بھی تمہیں دینے ہوں گے۔ پھر وطن اور اقارب سے الگ ہو۔ یہاں تمہیں وہ آرام نہیں مل سکتا۔ جو وطن اور گھر میں حاصل تھا۔ سب کو چارپائی نہیں ملے گی اور زمین پر سونا پڑے گا۔ حالانکہ گھر پر تمہیں چارپائیاں حاصل تھیں۔ وہاں مرضی کے موافق کھانا ملتا تھا۔ یہاں شاید یہ بات نہ ہو۔ وہاں انسان کچھ نہ کچھ کماتا ہے اور یہاں کمایا ہوا بھی دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کی مشکلات کو دیکھ کر بھی تم اگر محض دھوکہ کھا کر آتے ہو۔ تو یہ کیسا خطرناک امر ہے مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر میرا کام تو اور بھی مشکل ہے۔ میرا حال تو ایسا ہے کہ گویا بیعت لیتے وقت تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔ میرے دل میں کبھی یہ خواہش اور آرزو نہیں پیدا ہوئی کہ لوگوں سے بیعت لوں میں اپنی جان پر کسی کی بیعت کرلینا بیعت لینے سے بہت آسان سمجھتا تھا۔ میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ پیر بننے کی خواہش نہ تھی اور رزق کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا یقین دلا دیا ہے کہ وہ آپ میری تمام ضرورتوں کا ضرورتوں سے پہلے تکفل فرماتا ہے اور ستر برس سے تجاوز عمر یعنی اس وقت تک میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور ہر روز کرتا ہوں کہ وہی مجھے دیتا ہے۔ کھانے کو پہننے کو پینے کو اور پھر میرے رہنے کے لئے وہی سامان کرتا ہے۔

پھر تم ہی سوچ لو کہ جس خدا نے مجھے اس عمر تک دیا اور اب اور کتنا وقت رہ گیا ہے۔ جس کے لئے میں اس خدا کے ان انعامات کو دیکھ کر بھی پھر فریب سے لوگوں کا مال مارنا شروع کروں؟ یہ بات میرے تو وہم میں بھی نہیں آسکتی۔

اگر ایسا ہو تو میرے جیسا لعنتی کون ہوگا؟ بارک اللہ علیک وفی مالک واولادک وازواجک اور اگر تم اپنے مال خرچ کرکے اور تکلیفیں اٹھا کر ایک شریر کے قبضے میں جاؤ تو تم جیسا احمق کون ہوگا مگر نہیں تم کو خدا نے احمق نہیں بنایا بلکہ اس نے تمہیں ان میں داخل کیا ہے جو خداداد عقل سے کام لیتے ہیں۔

میں پھر کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ مجھے دنیا کی کوئی غرض نہیں اور نہ دنیا طلبی اور جاہ طلبی میرا مقصود ہے صرف خدا کی رضا چاہتا ہوں۔ وہ کسی طرح سے راضی ہوجاوے۔ پھر یاد رکھو کہ میں اجتماع کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اجتماع پر خدا تعالیٰ کے بہت بڑے فیضان اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کی بہت بڑی تاکید قرآن میں آئی ہے مگر یاد رکھو کہ اجتماع ہمیشہ ایک شخص پر ہی ہوسکتا ہے۔ ایک درخت کی خواہ لاکھ شاخیں ہوں اور سب کی سب پانی میں بھی ہوں تو بجائے اس کے کہ وہ سرسبز ہوں وہ سب کی سب خشک اور مردہ ہوجائیں گی بلکہ پانی کو بھی متعفن کردیں گی۔ اس طرح پر اگر مسلمان ایک شخص پر اکٹھے نہ ہوں۔ تو ان کی حالت اس درخت کی ٹہنیوں کی سی ہوگی اگر وہ درخت کے ساتھ وابستہ رہیں گی تو سرسبز رہیں گی والّا نہیں۔

میں نے الفاظ بیعت میں ایک لفظ بڑھانا چاہا تھا کہ آپس میں محبت بڑھائیں گے مگر میں نے دیکھا کہ بعض آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اس لئے میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ معاہدہ کے خلاف کریں اور پھر معاہدہ کی خلاف ورزی سے نفاق پیدا ہوجاتا ہے۔ بہرحال آپس میں محبت بڑھاؤ۔ اس کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ ہماری کمزوریاں ہوں تو دعا کرو کیونکہ دعا ہی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے گا۔ اگر مجھے موقعہ ہوا تو بہت سی باتیں سناؤں گا۔

(الحکم ۷/اپریل ۱۹۱۰ء ص۹، ۱۰)

## جلسہ انجمن راجپوتان:

"۲۵ مارچ کو آٹھ بجے شب راجپوت برادری جمع ہوئی اور اپنی سوشل حالت بہتر بنانے اور راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کے لئے جلسہ کیا۔

قبل از آغاز کارروائی جلسہ چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڈھ ضلع ہوشیارپور صدر جلسہ مقرر ہوئے اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی ایڈیٹر اخبار الحکم کی خدمت میں جنہوں نے اس مبارک تجویز کی راجپوتوں میں اپنی اخبار کے ذریعے تحریک کی تھی بایں خیال کہ محرک صاحب کو ہی افتتاحی تقریر کرنی چاہئے ابتدائی افتتاحی تقریر کرنے کے لئے درخواست کی گئی۔ شیخ صاحب نے تقریر شروع کی اور راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کی ضرورت کو بڑے پرجوش لہجہ میں بیان فرمایا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ ہندوستان میں آریوں کا فتنہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور یہ لوگ سیدھے سادھے مسلمانوں پر ہاتھ صاف کررہے ہیں۔ چنانچہ ممالک مغربی وشمالی میں راجپوتوں کے گاؤں کے گاؤں مرتد ہوگئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا عموماً اور راجپوت مسلمانوں کا خصوصاً فرض ہے کہ اس آنے والے ارتداد کے سیلاب کو روکیں اور مسلمان بھائیوں کی دستگیری کریں۔ اس کے بعد چودھری مولابخش بھٹی احمدی سیالکوٹی نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا اور بیان کیا کہ جو کچھ شیخ صاحب نے بیان فرمایا ہے یہ بالکل سچ ہے اور اکثر اخباروں میں بھی اس فتنہ کا حال پڑھا ہے۔ عام مسلمانوں کا عموماً اور راجپوتوں کا خصوصاً یہ فرض ہے کہ اپنے دینی اور قومی بھائیوں کی مدد کریں اور ان کو جہنم میں گرنے سے بچالیں۔

## اجلاس دوئم

منعقدہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۰ء بوقت ۸ بجے رات

پھر اسی کیمپ میں سب بھائی جمع ہوئے اور ایک صاحب نے اعتراض پیش کیا کہ راجپوت بھائی باوجود احمدی ہونے کے اپنے ہندو بزرگان کے پرانی رسومات ترک نہیں کرتے ہیں اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک دھبہ ہے۔ اس وقت چونکہ سارے احمدی راجپوت بھائی جمع ہوئے ہیں اس لئے میں اعتراض پیش کرتا ہوں۔ بیاہ شادی مرنے پر وہی رسومات کرتے ہیں جن کو شریعت میں بدعت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بیوہ کی شادی میں یعنی دوبارہ نکاح کرنے سے جھجکتے ہیں اور ایک دوسرے کا منہ دیکھتے ہیں کہ کون پیش قدمی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر چوھدری مولا بخش سلمہ اللہ سیالکوٹی نے کھڑے ہوکر تقریر کی اور بیوہ کے نکاح نہ کرنے سے جو بدنتائج پیدا ہوتے ہیں ان کو بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ بیوہ کا نکاح نہ کرنے سے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوتی ہے اور بیاہ شادی مرنے ختنہ وغیرہ پر جو بدعات اور بدرسومات ہوتی ہیں ان کی ترک کی نسبت بیان کیا۔

**مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء**: بعد نماز ظہر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح نے چوہدری غلام احمد خانصاحب پریذیڈنٹ وسکرٹری کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم آپ اس انجمن کا نام انجمن راجپوتاں تجویز کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی مبارک نام اس انجمن کا رکھا گیا اور حضرت اقدس نے اس انجمن کی سرپرستی قبول فرمائی اور ہر ایک طرح سے مدد کرنے کا وعدہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ چندہ جمع کرنے میں کوشش کریں باقی انتظام ہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شفیق اور ہمدرد مرشد کو دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

(البدر ۲۳ جون ۱۹۱۰ء ص ۷، ۸)

## حضرت خلیفۃ المسیح کی

**تقریر ختم نبوت پر**: ۲۶/مارچ ۱۹۱۰ء کو بعد نماز ظہر عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ اس تقریر کے اہم مضمون کے لحاظ سے میں نے اس کا عنوان ختم نبوت تجویز کیا ہے۔ اس لئے میں نے اس عنوان کو پسند کیا تا وہ لوگ جو اپنی کوتاہ علمی اور عداوت کی وجہ سے ہمیں متہم کرتے ہیں کہ ختم نبوت محمدیہ کے قائل نہیں وہ دیکھیں اور غور کریں کہ کیا جس قوم کا امام ختم نبوت پر ایسے لطیف دلائل پیش کرتا


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہے اور ایسے موقعہ اور مجمع میں جبکہ اس کی قوم کے اوالی و اعالی ہر حصہ ملک سے جمع ہیں۔ جس مجمع میں اس کو اپنے اصل عقائد اور اغراض کا قوم کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے۔ تقریر کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں نے وید کو سنا ہے اور بڑی احتیاط سے سنا ہے۔ سواتھر وید ژند ستا دساتیر کو پڑھا ہے۔ سمجھا ہے۔ مجوسیوں کی کتابیں جو بڑی معتبر ہیں پڑھی ہیں۔ پھر اس کے بعد میں نے قرآن شریف کو پڑھا ہے۔ تو اس میں اور ہی بات پائی۔

**فضیلت قرآن**: میں نے شیعی کتب کو بھی پڑھا۔ ایک کتاب چار سو کو ملتی ہے ارادہ ہے کہ وہ بھی منگا کے پڑھ ہی چھوڑوں۔ شیعوں کی چھ اور بقول ان کے چار معتبر کتابیں ہیں۔ (۱) کافی، (۲) تہذیب، ا (۳) استبصار، (۴) مجمع البیان، (۵) نہج البلاغۃ۔ ان کے مدمقابل ایک قوم ہے۔ خوارج ان کی کتاب ہے۔ ترانوے جلدیں۔ جو ہمارے کتب خانے میں موجود ہے۔ ایک سیاح یہاں آیا۔ میں نے اس سے کہا آپ نے ہمارا کتب خانہ دیکھا۔ اس نے کہا کہ میں استنبول وغیرہ کے کتب خانے دیکھ چکا ہوں۔ میں اسے ساتھ لے گیا۔ یہ کتاب دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گیا۔

میں نے سنیوں، صوفیوں اور محدثوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں مگر میں ایماناً کہتا ہوں اور تمہارے سامنے اقرار کرتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ اگلے دسمبر یا مارچ میں میں ہوں گا یا نہیں ہوں گا کہ میں نے سب علوم کو دیکھا۔ قرآن اس کے بعد اور بخاری جیسی کوئی کتاب نہیں۔ یہ میں علیٰ بصیرت کہتا ہوں اور دعویٰ سے کہتا ہوں۔ میں نے سرسید احمد خان کو بھی سو روپیہ بھیجا کہ جو لکھوں بھیج دیا کرو اور اس نے اس وعدہ کو تادم آخر نبھایا اور یہ بات میں نے اس لئے بتائی کہ میں لوگوں کے اس وقت کے مقتداؤں سے بے خبر نہیں۔ برہم ازم کی کتب بھی میں نے پڑھی ہیں۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ میں انہیں عیسائیوں اور آریوں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔ نادان کہتے ہیں یہ بڑے نرم ہوتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بڑے گرم ہیں اور یہ خدا کے بھاری غضب کے نیچے ہوں گے کیونکہ یہ تمام انبیاء کو جھوٹا سمجھتے اور مفتری قرار دیتے ہیں اور پھر یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہمارا بڑا اخلق ہے۔ میں نے ان کی کتابوں کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ انبیاء کی ذات ستودہ صفات پر بڑا سخت حملہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آئندہ کے متعلق کہتے ہیں۔ اُسے دروغ مصلحت آمیز قرار دیتے ہیں۔

**نتیجہ تحقیقات**: غرض میں سب مذہبوں کی کتابوں کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں اور دنیا میں جو کتاب بھی ایسی ہے کہ اس کی تاریخی روایتیں قابل اعتبار ہیں تو وہ بخاری کا لگا نہیں کہا سکتی ہے اور اس سے زیادہ معتبر ہے۔ سنت ہے۔ میں کچھ مثالیں دوں گا تا تمہیں سمجھ آجاوے کہ سنت وحدیث میں کیا فرق ہے۔

**سنت**: تم سمجھ سکتے ہو کہ جب امام بخاری امام نہ تھا اور اس نے اپنی کتاب نہ بنائی تھی۔ تو اس وقت بھی وہ پابند صوم وصلوٰۃ تھا یا نہیں۔ ضرور تھا اور مسلمان تھا۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ کو مسلمانوں کا بہت سا حصہ امام مانتا ہے۔ مگر جب وہ امام نہیں تھے اور جب مسبوط و محبط تصنیف نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی لوگ پابند صوم وصلوٰۃ اور عامل شریعت محمدیہ تھے۔ اس کا نام سنت ہے۔

صحابہؓ کے وقت نہ بخاری تھی نہ مسلم نہ کنز نہ قدوری۔ پھر بھی وہ پکے اور سچے مسلمان تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو وضو کرلیا۔ نماز پڑھتے دیکھا تو نماز پڑھ لی۔ روزہ رکھتے دیکھا تو روزہ رکھ لیا۔ حج کرتے دیکھا تو اسی طرح حج کرلیا۔ اخلاق فاضلہ سے متصف پایا تو وہ اخلاق اختیار کرلئے بس یہی سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو عملدرآمد ہے۔ وہ بچے، لڑکے، لڑکیاں، بوڑھے، بوڑھیاں، دیکھتے اور پھر تواتر کے ساتھ دوسری قوم تک پہنچاتے۔ سارے مسلمان جانتے ہیں کہ فجر کی اتنی رکعتیں ظہر کی اتنی، عصر کی اتنی، مغرب کی اتنی، عشاء کی اتنی، کل سترہ رکعت فرض ہیں اور بارہ رکعت سنتیں غرض چالیس رکعتیں تواتر سے ثابت ہیں۔ مجھے شوق ہوا اور میں نے شیعہ، خوارج، مالکیوں، حنفیوں، صوفیوں، محدثوں کی نمازیں سیکھیں۔ مگر سب نے کہا کہ فرض سترہ ہی ہوتے ہیں۔ نہ فرضوں میں جھگڑا ہے نہ روزوں میں نہ مکّہ میں نہ عرفات میں نہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں۔ اسی طرح اللہ پر، ملائکہ پر، کتب پر، انبیاء پر، تقدیر پر، جنت ونار پر، حشر ونشر، پل صراط، قبر پر سب کو ایمان ہے۔

**خداتعالیٰ کے احسانات**: میں روٹی خدا کی دی ہوئی کھاتا ہوں۔ اس معاملہ میں گھر والوں کا بھی مجھ پر احسان نہیں کہ بیوی پکائے تو کھاؤں کپڑا اسی کا دیا ہوا پہنتا ہوں۔ رہنے کو اسی نے مکان دیا ہوا ہے۔ اب تھوڑی عمر باقی رہ گئی ہے۔ کیا معلوم، ہے بھی یا نہیں۔ پھر وہ کیا غرض ہوسکتی ہے۔ جو مجھے خلاف بیانی کی ترغیب دے۔ بچے اس قدر چھوٹے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ شاید خواب وخیال کی طرح بڑی کو یاد ہو کہ ہمارا ابا ایسا ہوتا تھا۔ پھر کیا میں ان کے لئے کچھ جمع کرنا چاہتا ہوں ہرگز نہیں۔ راستباز کا واقعہ یقین کرنے کے لئے اعلیٰ مقام ہے۔ اسی طرح پر اللہ جل شانہٗ کی ہستی پر ایمان آتا ہے۔

اب ہم جاپان اور لنڈن پر تو یقین رکھتے ہیں وہاں کے آئے ہوئے۔ تاروں کو پڑھ کر کبھی وہم نہیں کرتے کہ یہ غلط ہیں پھر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر ہم ان راستبازوں کے منہ سے سن کر یقین نہ کریں۔ حق کی راستبازی اور اخلاق کے پشہ کے برابر بھی کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ انہوں نے خداتعالیٰ سے سن کر کہا کہ خدا نے کہا ہے۔ انا الموجود غرض راستبازوں کے منہ سے سن کر تکذیب نہ کرو۔ یہ راستبازوں کی جماعت انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کی جماعت ہے۔

**رجوع بہ مطلب اصلی**: ہاں اس رکوع کے شروع میں علم اور بے علمی کے متعلق بتایا ہے کہ علم اور بے علمی برابری نہیں کرتے۔ علم بڑی عجیب چیز ہے۔ انبیاء کا علم اللہ کی کتابوں کا علم ملائکہ کا علم جزاوسزا جنت و نار اور مقادیر الٰہیہ کے علوم ایسی راحت بخش چیزیں ہیں کہ مجھے تو اس سے بڑھ کر کوئی خوشی اور خواہش نہیں ہوسکتی اور کوئی لذت اس علم کی لذت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ میں خداتعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اسنے مجھے یہ علم دیا ہے۔ اس نے مال دیا تو اس قدر کہ اور حاجت نہیں۔ بے اعتنائی دی تو ایسی کہ ایک ہزار رکھنے کی جانچ نہیں تم خود دیکھ لو کہ کوئی عزت تمہارے دل میں بھی ہے۔ پھر کیا میں تمہاری کسی بھی چیز کا حاجت مند یا لالچی ہوں اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو کہہ دو۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں۔ درد دل سے کہتا ہوں۔

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو علیم یقین کرنا ہر بدی سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قدوس ہے پاک لوگ ہی اسی سے تعلق پیدا کرسکتے ہیں اور وہ پاکوں کو اپنا بناتا ہے۔ کیونکہ پاک کو پلید سے کیا نسبت جس قدر چیزیں پلیدی کا موجب ہیں۔ ان سے قطع تعلق کرنا تو اس کا آسان گُر یہ ہے کہ سبوح قدوس کا مطالعہ کرو۔ جب انسان یہ یقین کرلیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی اس سے تعلق قرب پیدا کرسکتے ہیں تو وہ بدیوں اور ناپاکیوں سے بچنے کی توفیق پاتا اور پاک فرشتے اس سے اپنا تعلق بڑھاتے ہیں۔

میں تو اس کے فضلوں کو دیکھ دیکھ کر قربان ہوجاتا ہوں اور یہ سب اسی کے رحم کا نتیجہ ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے بنانے جانتا ہوں۔ بادشاہوں کو میں نے بتایا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ پلاؤ اور روٹی کس طرح پک سکتی ہے۔ پھر ان کا استعمال میں نے کیوں نہ کیا ہو؟ ایسا ہی اعلیٰ درجہ کے لباس کی کتر بیونت بھی جانتا ہوں اور اسے پہن کر دیکھا ہے تو پس یہ اعلیٰ سے اعلیٰ راحت اور آرام کیونکر ملتا ہے۔ انبیاء علیھم السلام کی اطاعت پر۔

(الحکم ۷/اپریل ۱۹۱۰ء ص ۱۴ تا ۱۷)

**اعلان نکاح کی تقریب**: حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تقریر کے بعد تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ شادی غمی کی تقریبوں پر مسلمانوں میں جس قدر مشرکانہ رسوم جاری تھیں۔ خدا کے فضل سے وہ سب کی سب دور ہوگئیں ہیں۔ سلسلہ میں ایک نئے داخل شدہ معزز بھائی کو خصوصیت سے خواہش تھی کہ وہ یہاں کی تقریب شادی کو دیکھے۔ چنانچہ وہ یہ دیکھ کر ازبس محظوظ ہوا کہ جن رسومات کی اصلاح کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی گئیں اور مصلحین قوم نے زور مارا۔ وہ یہاں یکدم اڑ گئیں۔ یہ بجائے خود ایک الگ مضمون ہے۔ جس پر تفصیل سے بحث کرنے کی حاجت ہے۔

**خطبہ نکاح**:

نکاح کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ عورتوں کے حقوق کی خصوصیت سے نگہداشت کرو ان پر رحم کرو۔ ان کے قصوروں سے درگزر کرو کہ جس قدر گرم وسرد زمانہ تم نے دیکھا ہے۔ انہوں نے کب دیکھا۔ جس قدر تبادلہ خیالات کا موقعہ تمہیں مل سکتا ہے۔ ان کو کب ملتا ہے۔

آدم کا بیٹا آدم ہے خداتعالیٰ فرماتا ہے یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ پس تم اپنے بیبیوں کے ساتھ ایسے شیر وشکر ہو کر رہو کہ تمہارا گھر جنت بن جاوے اور یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ آپس میں پیار ومحبت، عفو، درگذر ہو، چنانچہ تاکید فرماتا ہے۔ **ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین**۔ شجرہ، شجر سے دوسرے مقام پر ہے۔ **حتّٰی یحکموک فیما شجر بینھم** جس کے معنے جھگڑے کے ہیں۔ پس جھگڑے سے بچو ورنہ اپنے تئیں سخت مصیبت میں ڈالنے والے ہوگے۔

بی بی کے نکاح کا مقصد ہے۔ **لتسکنوا الیھا اور جعل بینکم مودۃ ورحمۃً**۔ اگر نکاح سے یہ باتیں حاصل نہیں تو حیف ہے تمہاری زندگی پر۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں عورت ناپسند ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم اس ناپسند ومکروہ کو خدا کے لئے پسند کرلو۔ اللہ اس میں خیر کثیر کردے گا اور اسی تعلق میں تمہارے لئے بہت سے سکھ بہم پہنچادے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ **ان کرھتموھن فعسٰی ان تکرھوا شیئًا وھو خیرٌ لکم**

اسی موقعہ پر میں تمہیں عربی زبان کے سیکھنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربی کی طرف بہت توجہ دلائی۔ کیونکہ ہمارے دین کی کتاب عربی میں ہے۔ جمعہ کے خطبہ میں عربی۔ نماز میں عربی۔ گھر سے نکلتے وقت بازار میں جاتے۔ پاخانہ سے نکلتے اور داخل ہونے کے واسطے بھی عربی دعائیں ہیں۔ روزہ کے افطار کے واسطے عربی ہے۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں۔ جن سے ہر مسلمان کو واسطہ پڑتا ہے اور دنیا کے کسی حصہ میں کوئی مسلمان ہو۔ اسے کچھ نہ کچھ عربی بولنی ہی پڑتی ہے۔ پس تم عربی سیکھو۔ میں تمہیں اعلیٰ زبان دان ہونے کی سفارش نہیں کرتا کہ فیضی ابن سینا، تبنی، ابوالعطاء مصری بڑے زبان دان تھے مگر لوگ ان پر ناراض ہیں۔

نکاح کے اعلان کے بعد حضرت نے دین الحق نامی کتاب کا اعلان کیا یہ وہ کتاب ہے کہ مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب نے حال میں لکھ کر بہت بڑی خدمت سلسلہ کی کی ہے۔

**دارالکتب احمدیہ کی افتتاحی تقریب**: دوسرا کام جو انجمن نے کیا ہے۔ وہ دارالکتب احمدیہ کا اجراء ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد انجمن نے ضروری سمجھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں ایک دارالکتب یا لائبریری کھولی جائے۔ چنانچہ نومبر ۱۹۰۸ء کے پرچے میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ سالانہ جلسہ میں دارالکتب کا افتتاح کیا جاوے گا مگر بوجہ اس کے کہ دارالکتب کے افسر یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اشاعت دین کے لئے پیش آئے۔ اس لئے وہ دارلکتب کے افتتاح کے لئے تیار نہیں ہوسکے تھے۔ لہٰذا سال ۲۰۰۹ میں دارالکتب کا افتتاح کیا گیا۔

۱۹۰۸ء کے آخر تک دارالکتب احمدیہ میں قریبا ۹۰۰ کتابیں تھیں اور پھر ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۱۱۸۵ تھیں اور اب خداتعالیٰ کے فضل سے پندرہ سو سے کچھ زائد کتابیں ہیں۔ ان کتابوں میں حضرت صاحب کی کتب کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ سوائے ایک دو کے حضرت صاحب کی تمام تصانیف اس لائبریری میں موجود ہیں۔ حضرت صاحب کی کتب کے علاوہ دیگر بزرگان ملت کی بھی اکثر کتابیں ہیں جو ہمارے سلسلہ کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ پھر کتب تفسیر اور کتب حدیث کے علاوہ ہر ایک علم کے متعلق بہت سی کتابیں ہیں

اور بہت سی قلمی کتب بھی دارالکتب احمدیہ میں موجود ہیں۔

اگرچہ یہ سال دارالکتب کا پہلا سال تھا اور عام لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت ہی کم کوشش کی لیکن پھر بھی ان احباب کے علاوہ جو دارالکتب احمدیہ میں تشریف لاکر اخباروں اور کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سو کتابیں دارالکتب احمدیہ کے افتتاح سے دسمبر ۱۹۰۹ء تک باہر گئی اور دن بدن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ترقی پر ہے۔

(الحکم ۲۸/اپریل ۱۹۱۰ص ۳)

## ۲۷/مارچ ۱۹۱۰ء

**حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح:** ۲۷/مارچ ۱۹۱۰ء کی صبح کو جو سالانہ جلسہ دارالامان کا آخری روز تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد مبارک میں نماز کے بعد جماعت کو چند نصائح کیں اور حکم دیا کہ شاہد غائب کو اطلاع دے۔ حضرت نے فرمایا۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ اگلے سالانہ جلسے تک معلوم نہیں۔ ہم میں سے کون رہے کون نہ رہے اور تم میں سے جو زندہ رہے وہ آئندہ جلسے پر آئیں یا نہ آئیں۔ اس لئے میں تمہیں چند باتیں بطور وصیت کے کہنا چاہتا ہوں جو لوگ موجود ہیں۔ توجہ سے سنیں اور دوسروں کو پہنچائیں۔

لَاالٰہَ الا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اللہ تعالیٰ کو ذات میں اسماء میں صفات میں یکتا جانو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الناس انتم الفقراء واللہ ھوالغنی الحمید یعنی اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو۔ دعا استغفار کثرت سے کرو۔ استغفار سے ہر ایک قسم کی حاجت براری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نوح میں نوح علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے۔ **فقلت استغفروا ربکم یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔** یعنی استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا اور تمہیں مال اولاد دے گا۔ باغ اُگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔ جماعت کو چاہئے کہ درود شریف استغفار اور الحمد شریف کا کثرت سے وظیفہ رکھیں۔ فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ باہر مہمانوں کے کیمپ میں ایک وقت کئی کئی جماعتیں ہوتی رہیں۔ مجھے اس کا بہت رنج ہوا اگر منتظمین مجھے پوچھتے تو میں انہیں اس کے متعلق نہایت عمدہ مشورہ دیتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کو صفوں کے درستی کی خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔ میں خوف کرتا ہوں کہ جہاں تمہارے پاؤں ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہوجاتے ہیں۔ دلوں میں بھی ایسا اختلاف پیدا نہ ہوجائے۔

قرآن کو پڑھو تقویٰ پر غور کرو۔ حتی الوسع جہاں جہاں جماعت ہے۔ وہاں مسجد ہونی چاہئے اگر مسجد نہیں تو چبوترہ ہی سہی۔ بہرحال نماز باجماعت ادا کرنے کا التزام ہونا چاہئے جو شخص جماعت سے الگ رہتا ہے۔ اس کی مثال اس بکری کی سی ہے۔ جو ریوڑ سے الگ ہوجائے وہ زیادہ خطرے میں ہوتی ہے۔ بعض لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ میں فلاں جگہ تنہا ہوں۔ جماعت نہیں۔ فرمایا۔ مومن اپنے اندر ایک جذب رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تنہا نہیں رہ سکتا۔ دنیا کماؤ مگر حلال طریقوں سے، نمازوں کو ہلاک نہ کرو۔ عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ والدین اور اعزا و اقارب سے نیک سلوک کرو۔ نیک نمونوں کی تقلید کرو۔ بُرے نمونوں کو چھوڑ دو۔ قادیان والوں کو چاہئے کہ مہمانوں کو نیک نمونہ دکھائیں۔ فرمایا امام اعظم ایک روز بارش اور کیچڑ میں جا رہے تھے۔ لڑکے کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ میاں لڑکے کیچڑ میں کہیں گر نہ پڑنا۔ اس نے جواب دیا میں گروں گا۔ تو چوٹ صرف مجھے ہی لگے گی مگر ابوحنیفہ تم سنبھل کر چلنا تمہارے گرنے سے لاکھوں مخلوقات خود تمہارے ساتھ گرے گی۔ فرمایا۔ میں تمہارے لئے دعا کیا کرتا ہوں تم میرے لئے دعا کیا کرو۔ آخر میں پھر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہَ پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی اور کہا دیکھو میں نے یہ وصیت کرکے انبیاء علیہم السلام کی سنت ولانعبد الا ایاک والی پوری کردی ہے۔

(الحکم ۲۸ مئی ۱۹۱۰ء ص۹، ۱۰)

**میر حامد علی شاہ صاحب کی تقریر:** حضرت کے بعد میر حامد علی شاہ صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے احباب کو توجہ سے سننے کی ہدایت کی تھی۔ اس کا بہترین خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی کامل اطاعت خدا تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ شاہ صاحب کی تقریر کے ساتھ آج کی کارروائی ختم ہوئی۔

(الحکم ۷/اپریل ۱۹۱۰ء ص ۲۲)

دن ۲۷/مارچ ۱۹۱۰ء کی کارروائی دس بجے تک رہی۔ جس میں تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوا۔ یہاں صرف حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب کی نظم جو انہوں نے دعا اور استدعا کے ساتھ سے کہی ہے خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ اس نظم کا پہلا شعر یہ ہے

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطان نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

### انجمن تشحیذ الاذہان قادیان کی چوتھی سالانہ رپورٹ

یہ انجمن قریباً سوا چار سال سے اپنا کام کررہی ہے۔ اس انجمن کی اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تقریر وتحریر میں مشاق کرنا۔

۲۔ اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا۔

۳۔ اسلام پر خصوصاً سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کا تہذیب سے جواب دینا۔

۴۔ تاریخ اسلام سے لوگوں کو واقف کرنا۔

۱۔ اشاعت رسالہ تشحیذ الاذہان یہ رسالہ ۱۹۰۶ء میں جاری ہوا ہے۔ پہلے سال میں سہ ماہی تھا اور ایک سال کے بعد ماہوار کردیا گیا تھا۔

سال گذشتہ یعنی ۱۹۰۸ء کے آخر میں اس رسالہ کے ۳۷۴ خریدار تھے۔ اس کے مقابل اس سال زیر رپورٹ یعنی ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۸۷۶ خریدار تھے۔ لیکن کل شام کو بفضلہ تعالیٰ خریداروں کی تعداد ۸۸۴ تھی۔ ان کے علاوہ کچھ پرچے مفت جاتے ہیں اور کچھ اخباروں کے تبادلہ میں گویا کل ۹۰۷ پرچے نکلتے ہیں۔

(الحکم ۲۱/اپریل ۱۹۱۰ء ص ۲)

**تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب:** ۲۷/مارچ ۷ بجے ۲۸ منٹ سے ۹ بجے تک کلمہ شہادۃ اور سورۃ لقمان کا آخری رکوع پڑھ کر فرمایا:۔

فرمانبرداری ایک ایسی چیز ہے اور یہ ایسا مشکل مسئلہ ہے کہ اس کا حاصل کرنا بلکہ اس کا سمجھنا ہی مشکل ہے۔ بعض الفاظ ہوتے ہیں۔ جن کے ایک وقت میں کچھ معنے ہوتے ہیں اور دوسرے میں کچھ۔ مثلاً فرمانبرداری ہے۔ استاد کی فرمانبرداری اور معنے رکھتی ہے اور والدین کی فرمانبرداری اور معنوں میں چچا یا ماموں کی فرمانبرداری کا کچھ اور رنگ ہے۔ پھر بادشاہ کی فرمانبرداری اور معنوں میں ہے۔ مرسل یا مامور من اللہ کی فرمانبرداری اور ہی شان میں ہے۔

ایک ہی لفظ ہے۔ جو مختلف جگہوں میں مختلف معنے دیتا ہے۔ جو انسان مناسب موقعہ معنے نہ کرے وہ دھوکہ کھاتا ہے۔ اگر کوئی شخص والد کی فرمانبرداری اور رسول کی فرمانبرداری، والد کی فرمانبرداری قرار دے لے تو ضرور ہے کہ کچھ مدت بعد ٹھوکر کھائے اور ممکن ہے کہ والد کا حکم مقدم سمجھ کر خدا کی درگاہ سے بھی دور ہوجائے۔ بلعم کے قصہ ہی کو دیکھ لو کہ اس کی دعائیں قبول ہوتیں۔ اس کی آواز خدا کی بارگاہ میں سنی جاتی۔ وہ خدا کے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹاتا تو جواب پاتا۔ مگر ایک ایسا موقعہ آیا کہ اس نے بادشاہ کی خواہش کو مقدم کیا تو اس کے لئے حکم ہوا کہ آج سے تیری دعا نہیں سنی جائے گی۔ وہ نہ سمجھا کہ چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کے لئے قربان کی جاتی ہیں۔ عیسائیوں کو بھی اس قسم کا دھوکہ ہوا ہے۔ بکروں کو ذبح ہوتا دیکھا تو خدا کے بیٹے کو بھی قربان کردیا اور یہ نہ سمجھے کہ بڑے چھوٹوں کے لئے نہیں۔ بلکہ چھوٹے بڑوں کے لئے قربان کئے جاتے ہیں۔ الغرض چھوٹا سا لفظ ہوتا ہے اور موقع محل کے لحاظ سے اس کے معنے لئے جاتے ہیں۔ دیکھو درد ہے اب کانٹا چبھنے کا بھی درد ہے۔ جگر کا بھی درد ہے۔ قلنج کا بھی درد ہے۔ پھر دل کا بھی درد ہے۔ اب دیکھو لفظ درد کا ہے مگر کجا کانٹے کا درد اور کجا اس دل کا درد جس کی قوم تباہ ہورہی ہے۔ غرض ایک اجڈ انسان کے دل کا درد ہے۔ جسے صرف دنیا کی محدود چیزوں سے تعلق ہے۔ ایک عالم کے دل کا درد۔ ایک شہید کے دل کا درد ہے۔ ایک صدیق کے دل کا درد ہے۔ پھر ایک نبی کے دل کا درد ہے اور یہ درد یکساں نہیں دیکھو ہم بھی درد محسوس کرتے ہیں مگر قوم کی جو تڑپ جو درد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔ وہ ہم میں کہاں ہوسکتا ہے۔ اللہ اللہ وہ کیسی دعائیں تھیں۔ جنہوں نے عرب میں جو جہالت کا متبع تھا۔ علوم ومعارف کی نہریں بہادیں اور وہ قوم جو جہالت کی وارث تھی۔ اسے علوم کا وارث بنادیا۔

اسی طرح اور بہت سے الفاظ ہیں۔ جو مختلف معنے دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک احسان ہے۔ ایک خوف ہے۔ ہم پر والدین کا احسان ہے۔ عزیز واقارب کا احسان ہے۔ انبیاء کا احسان خدا کا احسان ہے کیا یہ سب احسان ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح خوف ہے بعض لوگوں کو چوہے سے خوف آتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ بلی سے ڈرتے ہیں۔ بعض کتے سے بعض شیر سے مگر میں پوچھتا ہوں جو خدا کی کامل معرفت حاصل کرچکا ہے کیا اس کے خوف سے بڑھ کر کسی کا خوف ہوسکتا ہے۔ خیر تو یہاں میرا مطلب یہ بیان کرنے کا ہے کہ دنیا میں دو چیزیں ہیں۔ جن سے انسان کسی کام کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ایک خوف ایک احسان پس کامل ہادی کامل کتاب وہی ہے۔ جو حسن واحسان کے ذکر کے ساتھ خوف کا ذکر بھی کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ احسان بہت موثر ہوتا ہے اور خوف کم موثر۔

پس میں تمہیں سخت تاکید کرتا ہوں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ جماعت پر جو فضل ہوتے ہیں۔ وہ اکیلے پر نہیں ہوسکتے۔ دیکھو ایک انسان ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پیروں کو نکال دو تو وہ ان اعضاء سے مل کر جو کام کررہا تھا۔ آپ نہیں کرسکتا۔ یہ اس لئے کہ جماعت کے ساتھ جو کام مختص ہے۔ وہ اکیلے سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح مرکبات سے دوائیں بنی ہوئی ہیں۔ جو تریاقی اثر رکھتی ہیں۔ وہ اکیلی کسی دوا میں نہیں ہوسکتا۔ حضرت صاحب نے جماعت کپورتھلہ کو ایک مسجد کے متعلق فرمایا تھا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تمہیں ضرور ملے گی۔ گویا جماعت کے قبضے میں مسجد کا آجانا۔ اپنی سچائی کی دلیل ٹھہرایا۔ کیونکہ امام جماعت ہی کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ تم جہاں کہیں ہو۔ اپنی جماعت کی مسجد بناؤ۔ ضروری نہیں کہ مسجدیں پکی ہی ہوں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد جو تھی۔ وہ بیری اور کھجور کے ٹکڑے تھے اور تھوڑی سی بارش میں ٹپک پڑتی اور بعض وقت نماز پڑھتے کیچڑ آپ کے بدن پر لگ جاتا۔ وہ مسجد ایک معمولی مسجد تھی مگر وہی مسجد دنیا کی مسجدوں سے بڑھ گئی کیونکہ اس کی بنا تقویٰ پر تھی۔ خدا نقش ونگار کا دیکھنا منظور نہیں کرتا۔ وہ تمہاری عبادتیں دیکھتا ہے۔ جب تم خدا کے ہوجاؤ گے تو خدا تمہارا ہوجائے گا اور تمہارے دشمنوں سے تمہارے لئے خود لڑے گا اور وہ اپنی قدرت کے ہاتھ کئی دفعہ دکھا چکا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دکھاتا رہے گا۔

اب ان حملوں سے اور اس کی تلوار کی کاٹ سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ تم روئی کی طرح بن جاؤ اور پانی کی مانند رقیق ہوجاؤ کہ تلوار ان دو چیزوں پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ اس وقت بھی طاعون پھیل رہا ہے۔ یہاں اجتماع ہونے والا تھا۔ مجھے بہت خوف تھا۔ میں نے جناب الٰہی میں بڑے عجز سے دعا کی خواب دیکھا کہ بھیڑیں ہیں۔ لوگ ان کو مارتے ہیں مگر وہ اور پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس وقت میں نے کہا کہ میں کپڑے بدل آؤں۔ کپڑے بدل کر جو آیا۔ تو ان کا نام ونشان نہ تھا اور ہلکی ہلکی بوندا باندی ہورہی تھی۔ اس میں اشارہ ہے کہ تبدیلی کرو۔ خدا کی رحمت کا نزول ہوگا۔ لوگ بیماری کی وجہ سے پریشان ومضطرب الحال پھریں مگر تمہارے لئے دعاؤں کا خوب موقعہ ہے کیونکہ کرب میں دعا خوب قبول ہوتی ہے لیکن دعا وہی ہے جو قبل از نزول بلا ہو۔ ضحاک بہت ظالم بادشاہ تھا مگر کسی نے نہیں سنا کہ اس نے اپنے بچوں کو بھی ماردیا۔ غرض ظالم سے ظالم بھی اپنی اولاد پر رحم کرتا ہے اور خدا تو پہلے ہی ارحم الراحمین ہے۔ پس تم خدا کے بچے بن جاؤ اور فرمانبردار بچے بن جاؤ تو پھر تمہیں کل بلیات سے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

## ملکی رپورٹیں

### کینانورزون کے ایک روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد

۲۲ نومبر ۲۰۰۹ء کو کینانور مسجد کے احاطے میں خاکسار کی زیرصدارت کینانورزون کا ایک روزہ جلسہ منعقد ہوا۔مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب آف پینگاڑی نے تلاوت کی ۔ خدام نے خلافت کے موضوع پر ایک ترانہ پیش کیا۔صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی (مہمان خصوصی ) نے تقریر کی ۔موصوف نے اپنی تقریر میں حبل اللہ (نظام جماعت اور نظام خلافت ) کو مضبوطی سے پکڑنے کی طرف توجہ دلائی ۔اس کے بعد مکرم این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کینانورسٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام سنایا۔ بعدہ علی الترتیب مکرم احمد کبیر صاحب زونل امیر ارناکولم اور مکرم احمد کویا صاحب زونل امیر کالیکٹ ،مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب سابق زونل امیر کینانور،مکرم مولوی کے عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ،مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے تقاریر کیں۔

نماز ظہر وعصر اور کھانے کے بعد ٹھیک پونے تین بجے دوسری نشست مکرم صدیق اشرف علی صاحب قاضی کینانورزون کی زیرصدارت منعقد ہوئی،مکرم ای وی قدیم صادق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد احباب جماعت کے سوالات کا جواب مولانا محمد اسماعیل صاحب اور مولوی ایم ناصر احمد صاحب نے دیا۔صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولانا ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ،مولانا محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اس کے بعد سال رواں میں قرآن مجید مکمل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے ۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر اخبار راشٹریہ دیبگا نے ۲۱ اور ۲۳ نومبر کی اشاعت اور ماتر بھومی نے شائع کی ۔ نیز درج ذیل ٹی وی چینل نے تصویر کے ساتھ خبر نشر کی ۔ Citty channel, Zee Tv, Kerala Vision مردوں اور عورتوں کی سہولت کی مناسبت سے دو الگ الگ بک سٹال بھی لگائے گئے ۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج برآمد فرمائے ۔آمین ۔ (یو منصور احمد زونل امیر کینانور کیرلہ)

### صوبہ آندھرا کے سیلاب زدگان کی امداد

ماہ اکتوبر کے اوائل آندھرا پردیش کے تین اضلاع سیلاب کی زد میں آگئے تھے ہزاروں لوگ اس سیلاب سے بے گھر ہوئے اور کروڑوں کے مالی نقصانات ہوئے ۔کرشنہ ندی میں پانی کی اچانک آمد کی وجہ سے ندی کے گردنواح غرق ہوگئے تھے ۔کرشنہ ندی اس علاقہ کے ایک بڑے حصہ سے ہوکر سمندر میں جاملتی ہے ۔کرناٹک کے علاقوں میں جو سخت بارش ہوئی اس کا اثر اس علاقہ میں سیلاب کی شکل میں نظر آیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت متاثرین کیلئے امداد منظور فرمائی۔

محترم ناظر صاحب امور عامہ کے ارشاد کے مطابق ہم نے ایک وفد کی صورت میں ۳۸۰ کلومیٹر کا سفر اختیار کر کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور جائزہ لیا۔ایک جگہ سڑک سے تین کلومیٹر پیدل سفر کر کے ایک گاؤں پاپائی لنکا پہنچے ۔عام آمدورفت سے بالکل دور ایک جزیرہ کی شکل میں آباد گاؤں جو کرشنہ ندی کے کنارے واقع ہے اور سیلاب میں غرق ہوگیا تھا وہاں گھر گھر جا کر جائزہ لیا۔اسی طرح دیگر متاثرہ علاقوں کا بھی دورہ کیا۔ بعدہ ’’پاپائی لنکا‘‘ ’’وارپو‘‘ اور ’’کسوریواری پالیم‘‘ گاؤں کے متاثرین کی بذریعہ ضروری اشیاء کی امداد کی۔

پروگرام کے مطابق ۷ نومبر کو جماعت احمدیہ گنٹہ شالہ سے امدادی سامان کے ساتھ قافلہ روانہ ہوا جس میں ضلع کرشنہ کے دیگر جماعتوں کے صدر صاحبان، قائدین، اور دوسرے افراد جماعت و معلمین و مبلغین کرام شامل تھے ۔کل تین گاؤں میں ایک صد چھ خاندانوں میں امداد تقسیم کی گئی ۔ضلعی سطح کے سرکاری عہدیداران اور ریڈ کراس سوسائیٹی کے کارکنان نے مخلصانہ تعاون دیا۔صوبہ آندھرا پردیش کے مقامی اخبارات روزنامہ ایناڈو، ساکشی، آندھرا جیوتی، سریانہ، نے ۹ نومبر کی اشاعت میں تصویروں کے ساتھ اس کی خبریں شائع کیں۔

(پی ایم رشید۔مبلغ سلسلہ وزونل امیر گوداوری، آندھرا پردیش)


شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747


### صوبہ مہاراشٹر میں مختلف تربیتی وتبلیغی جلسہ

**کورپنا:** جماعت احمدیہ کورپنا سرکل بلارپور (مہاراشٹر) نے ۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء کو دار التبلیغ کورپنا میں ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی زیرصدارت کیا جس میں مکرم مولوی سید محمد اقبال صاحب کی تلاوت اور ذی شان صاحب معلم کی نظم خوانی کے بعد مکرم طاہر علی صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقریر کی ۔اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔اس اجلاس میں لجنہ اور ناصرات نے بھی شرکت کی ۔اس سے قبل جماعت کورپنا کے تحت جلسہ تعلیم القرآن مورخہ ۲۰ ستمبر کو منعقد کیا گیا تھا۔

**پیری:** مورخہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو جماعت احمدیہ پیری میں ایک تبلیغی جلسہ کے منعقد ہوا یہ جماعت خاکسار کے ذریعہ اسی رمضان میں قائم ہوئی ہے ۔اس جلسہ میں جماعت احمدیہ پیری کے علاوہ جماعت احمدیہ ماتھا اور سرج کے احباب بھی شامل تھے ۔مخالفین نے یہاں کے غیر مسلموں کو جماعت کے خلاف بھڑکایا تھا لہٰذا چند غیر مسلم معززین سے ملاقات کی گئی اور عوام الناس میں جماعت کی پرامن تعلیمات کو پیش کرنے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے اس تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔خاکسار کی زیرصدارت منعقدہ جلسہ میں مکرم جعفر علی صاحب معلم کی تلاوت قرآن کریم اور مولوی سید لطیف صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم فہیم پٹیل صاحب صدر جماعت ماتھا نے ’’ذکر الٰہی کے فوائد‘‘ ،مکرم شیخ نظام نائب صدر جماعت احمدیہ سرکل میٹا نے ’’جماعت احمدیہ اور سماج کلیان‘‘ اور مکرم عبداللطیف معلم سلسلہ نے ’’اسلام اور امن عالم‘‘ کے موضوع پر اور خاکسار نے ’’جماعت احمدیہ اور مذہبی رواداری کے عنوان پر‘‘ تقریر کی ۔اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

**تربیتی اجلاس:** مورخہ ۱۲۷ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو جماعت احمدیہ ’’پپری‘‘ میں خاکسار کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا اس اجلاس میں جماعت احمدیہ پیری کے علاوہ ماتھا سرج اور کورپنا کے افراد بھی شامل ہوئے جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی پیار السلام صاحب، مکرم فضل عمر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی جس میں امام مہدی کا ظہور جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کیا گیا۔ بعدہ نومبائعین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور دعا کے بعد اجلاس کا اختتام ہوا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں حقیقی اسلام کو روز بروز ترقی عطاء فرمائے ۔(آمین) (فضل رحیم خان مبلغ سلسلہ سرکل بلارشاہ)

### چنتہ کنٹہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ نومبر کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ (آندھرا) میں زیرصدارت محترمہ بشریٰ نساء صاحبہ صدر لجنہ ،لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے ’’جلسہ سیرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ منعقد کیا۔عزیزہ صوفیہ بیگم صاحبہ کی تلاوت اور عزیزہ آمنہ شاہین کی نظم خوانی کے بعد محترمہ راشدہ بشارت صاحبہ، محترمہ مبارکہ الیاس صاحبہ، محترمہ فرحین فراز صاحبہ، عزیزہ آفرین بیگم، عزیزہ تسلیم بیگم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ وآپ کے عالی مقام پر تقریر کی دوران جلسہ ترانہ ونظمیں بھی پڑھی گئیں ۔آخر میں صدر اجلاس نے عورتوں کے حقوق پر روشنی ڈالی ۔دعا کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔

### غنچہ پاڑہ اور نرگاؤں صوبہ اڑیسہ میں وقف عارضی

ماہ ستمبر میں جماعت احمدیہ سونگھڑہ اڑیسہ کے تحت خاکسار، مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر سیکرٹری تعلیم ،مکرم سید فضل منعم صاحب پر مشتمل ایک وفد نے نرگاؤں اور دوسرے وفد میں مشتمل مکرم میر کمال الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ ومکرم عبدالواسع صاحب سیکرٹری ضیافت نے غنچہ پاڑہ میں وقف عارضی کے تحت تین دن کا دورہ کیا۔ بعد نماز فجر مسجد احمدیہ محی الدین پور میں مکرم میر عبدالرحیم صاحب زعیم انصار اللہ سونگھڑہ نے دعا کرائی۔ ہر دو وفد کے ممبران نے اپنے اپنے مقامات پر نماز جمعہ ادا کی اور خدام اطفال انصار اور لجنہ وناصرات کی ممبران کا تعلیمی جائزہ لیا اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ۔(سید انصار اللہ، معلم سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سونگھڑہ)

### ہاری پاری گام (کشمیر) میں عیدگاہ کا قیام

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (ترال) کشمیر کو ماہ اکتوبر ۲۰۰۹ میں ایک وسیع وعریض عیدگاہ قائم کرنے کی توفیق بخشی ۔اس عیدگاہ کی ہمواری پر قریباً پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا۔اللہ تعالیٰ تمام حصہ لینے والوں کو اجر عظیم سے نوازے ۔(محمد امین اظہار صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام ۔کشمیر)

’’اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

# نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

## زیراہتمام نظارت تعلیم صدرانجمن احمدیہ قادیان، برائے سال ۲۰۰۹

سال ۲۰۰۹ء کو اقوام متحدہ نے علم فلکیات کو وسعت دینے کیلئے International Year of Astronomy کے نام سے عالمی طور پر منارہا ہے۔اس پس منظر کے پیش نظر نظارت تعلیم نے سن ۲۰۰۹ء کے مقابلہ مقالہ نویسی کیلئے درج ذیل عنوان مقرر کیا تھا۔

۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کو عظیم دین''

2009 as International year of Astronomy and

the great contribution of the holy Qyran to the subject of Astronomy

اس مقابلہ مقالہ نویسی میں درج ذیل احباب جماعت اوّل، دوئم وسوئم پوزیشن حاصل کئے ہیں۔

**اول**: مکرم محمد شریف کوثر صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

**دوئم**: مکرم سمیر احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

**سوئم**: مکرمہ سیدہ سعدیہ اشرف صاحبہ (جماعت احمدیہ حیدرآباد)

اللہ تعالیٰ ان کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اوران کے علم میں بے حد برکت عطا فرمائے۔امید ہے کہ آئندہ سال بھی احباب جماعت بڑھ چڑھ کر اس علمی مقالہ نویسی کے مقابلہ میں حصہ لیں گے۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (ناظر تعلیم صدرانجمن احمدیہ قادیان)

# ولادتیں و درخواست دُعا

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم عطاء المنعم راشد صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔بیت الفضل لندن) اورعزیزہ انعم راشد صاحبہ کو ۱۱ نومبر ۲۰۰۹ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''سبیکہ راشد'' نام عطا فرمایا ہے۔عزیزہ وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔الحمدللہ۔عزیزہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ''خالدِ احمدیت'' کی پڑپوتی اوراس عاجز اور مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ کی پوتی ہے۔نیز مکرم نعیم احمد صاحب (آف یو بی ایل ربوہ) اورمکرمہ طاہرہ نعیم صاحب کی نواسی ہے۔احباب جماعت سے دُعا ہے کہ عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سبیکہ راشد کو صحت وعافیت والی لمبی عمر بابرکت زندگی عطا فرمائے، غیر معمولی صلاحیوں سے نوازے اوردین کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ (عطاء المجیب راشد۔امام مسجد بیت الفضل لندن)

☆......مکرم حافظ اسلم احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''ہاشم احمد'' تجویز فرمایا ہے۔بچہ وقف نو میں شامل ہے۔قارئین بدر سے نومولود کی صحت وسلامتی اور نیک وصالح نیز والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(مبارک احمد بٹ ایم اے، انسپکٹر ہفت روزہ بدر قادیان)

☆......اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۹ء کو خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عمر غفور فاروقی صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولودہ کا نام رفیق مسعود فاروقی رکھا گیا ہے۔نومولود مکرم مسعود احمد فاروقی صاحب آف کچز۔کینیڈا کا پوتا ہے اورمکرم شاہد پرویز صاحب آف لائیڈ منسٹر۔کینڈا کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطاء فرمائے۔نیز صالح نیک اوروالدین کیلئے قرۃ العین وخادمِ دین بنائے۔(آمین)

(عثمان غفور فاروقی کچنز، کینڈا)

☆......مکرم عصمت علی خان صاحب تالبرکوٹ صواڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔بچے کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر نیز روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر یکصد روپے۔

(غلام حیدر خان معلم وقف جدید مقتدی پور، اڑیسہ)

## خلافت جوبلی سونیئرز

خلافت جوبلی کے موقع پر نظارت نشر واشاعت نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 1908-2008 کی مناسبت سے اُردو، ہندی، انگریزی تین زبانوں میں خوبصورت دیدہ زیب سونیئر زشائع کئے ہیں۔ان کی رعائتی قیمت -/200 روپے فی سونیئر مقرر کی گئی ہے۔یہ سونیئر معلومات سے پر ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت وتصاویر سے بھی مزین ہیں جو زیر تبلیغ افراد کو بھی دیئے جاسکتے ہیں۔احباب جماعت دفتر نظارت نشر واشاعت سے ان کو حاصل کرسکتے ہیں۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

## ضروری اعلان

سیکرٹریان اصلاح وارشاد کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بروقت اور باقاعدگی سے دفتر نظارت اصلاح وارشاد قادیان کو ارسال کریں۔۔جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منقولات بلا تبصرہ : ......................

# میں احمدی نہیں ہوں

کالم کے اس عنوان پر قارئین سے معذرت۔مگر میں کمزور اور ملک کا مذہبی انتہا پسند طبقہ بہت طاقتور ہے۔وہ کسی شخص کو بھی احمدی قرار دے کر اُس کی قربانی جائز قرار دے سکتا ہے۔اس تحریر کے ذریعے میں ایک معصوم احمدی ڈاکٹر کی صدا لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کررہا ہوں جس کی جان خطرے میں ہے مگر میرے ذہن کے کسی گوشے میں یہ ڈر بھی موجود ہے کہ کہیں میرے نام کے ساتھ ''احمد'' کا لاحقہ کسی کو یہ پیغام نہ دے کہ راقم بھی احمدی ہے، اور ڈاکٹر سے پہلے میرا نمبر آجائے۔

کچھ دن پہلے لاہور کے ایک رہائشی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی اورانہوں نے بتایا کہ ۲۵ نومبر کی رات ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ڈاکٹر موصوف لاہور کے ایک بڑے طبی ادارے سے منسلک ہیں اور پچھلے کئی برس سے اپنے علاقے میں ایک فلاحی ڈسپنسری چلا رہے تھے مگر چند دن پہلے علاقے والوں کو پتا چل گیا کہ ڈاکٹر صاحب تو احمدی ہیں۔اس کے بعد پہلے تو مقامی لوگوں نے ڈسپنسری سے علاج کرنے والے مریضوں کی آمد پر پابندی لگائی اور پھر قریبی مسجد کے امام نے لاؤڈ سپیکر پر ڈاکٹر صاحب کے خلاف فتوے جاری کرنا شروع کردیئے۔مقامی مولوی کی شکایت کے باوجود اشتعال انگیز اقدامات سے روکا نہیں گیا۔بالآخر ۲۵ نومبر کی رات ایک نوجوان کلینک میں گھسا اور ڈاکٹر صاحب اوراُن کے ڈسپنسری پر گولیاں چلادیں۔ڈاکٹر صاحب کسی طرح زندہ بچ گئے اوراب جان بچانے کیلئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔

حیران کن بات یہ ہے کہ ایف آئی آر میں حملہ کی وجہ مذہبی تنازعہ قرار دیا گیا ہے مگر عوام کو گمراہ کرنے والے مذہبی عناصر کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ڈاکٹر صاحب کے بچے سکول تک نہیں جاسکتے۔وہ خود گھر سے نہیں نکل سکتے تو بچوں کو کیسے باہر نکالیں۔سواب وہ گھر بیچ کر کہیں اور منتقل ہونا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں اب سب کو معلوم ہوگیا ہے کہ وہ احمدی ہیں اوران کی مدد تو درکنار کوئی اُس سے سلام ودعا کا روادار نہیں۔ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کئی دہائیوں سے اسی علاقے میں رہائش پذیر ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ آپ احمدی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ۱۹۷۴ء کے احمدی مخالف فسادات میں کچھ لوگوں نے اُن کے گھر جلانے کی کوشش کی تھی مگر اُس وقت علاقے میں بہت سے لوگوں نے اُن کی حمایت کی، یہاں تک کہ کچھ غیر احمدی محلے دار تو رات کو گلی کے باہر پہرہ دیتے تھے مگر اب ایسا نہیں ہے، یوں لگتا ہے کہ لوگ بالکل بدل گئے ہیں، میں اپنے ہی علاقے میں اجنبی بن گیا ہوں، جن لوگوں کے آباؤ اجداد ہمارا تحفظ کرتے تھے، آج انہی کے بچے میرے گھر کو آگ لگانے کی باتیں کررہے ہیں۔

یہ یقیناً اس نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں۔۱۴ مارچ ۲۰۰۹ کو ملتان میں ایک جوڑے کو احمدی ہونے کے جرم میں قتل کردیا گیا۔۳۷ سالہ ڈاکٹر شیراز باجوہ اور ۲۹ سالہ ڈاکٹر نورین باجوہ ملتان کے ایک ہسپتال میں اپنے فرائض ادا کررہے تھے۔مقتولین کو مقامی انتہا پسند مذہبی تنظیموں نے کئی بار دھمکیاں دی تھیں۔بالآخر ۱۴ مارچ کی رات اس جوڑے کو بہیمانہ انداز میں ذبح کردیا گیا۔قتل کے وقت ڈاکٹر نورین باجوہ حاملہ تھیں۔اُن کا بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی انتہا پسندی کا شکار ہوگیا۔

۱۹۵۳ میں احمدی مسئلہ پر ہونے والے فسادات کے نتیجے میں اُس تحریک میں شامل تمام جید علما کو گرفتار کرلیا گیا اوران فسادات کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن بٹھایا گیا جس کی سربراہی جسٹس منیر کررہے تھے۔جسٹس منیر نے جب جید علماء سے مسلمان کی تعریف بیان کرنے کو کہا تو ہرایک کی تعریف دوسروں سے مختلف اور بعض اوقات تو متضاد تھی۔یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ہرایک عالم کی طرف سے پیش کی گئی مسلمان کی تعریف کے مطابق باقی تمام علماء کافر ٹھہرتے تھے۔اس بنیاد پر عدالت نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے انکار کرتے ہوئے ایک مبسوط رپورٹ مرتب کی جو آج بھی اس ملک میں مذہبی اشتعال انگیزی اور منافرت کی تفہیم میں ایک بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔یہ رپورٹ اب کتابی صورت میں ''جسٹس منیر انکوائری رپورٹ'' کے نام سے کتب خانوں میں آسانی سے دستیاب ہے۔۱۹۷۴ میں ایک ایسے رہنما نے احمدیوں کو قانون اور آئین کی نظر میں غیر مسلم قرار دیا جس کے مسلمان ہونے پر خود بہت سے علماء انگشت نمائی کرتے تھے۔مسئلہ یہ نہیں کہ احمدی مسلمان ہیں یا غیر مسلم۔میں سمجھتا ہوں کہ ریاست کے پاس کسی بھی شہری کا مذہب متعین کرنے کا اختیار نہیں اورنہ ہی کسی فرد کے پاس دوسرے کو اسلام سے خارج یا داخل کرنیکا اختیار موجود ہے۔تاہم زیر نظر مسئلہ صرف یہ ہے کہ کم از کم بطور اقلیت ہی احمدیوں کو آئین پاکستان کے تحت حاصل حقوق ملنے چاہئیں۔اُن کے جان ومال کی ذمہ دار بھی پاکستانی ریاست کی ذمہ داری ہے مگر حکومت ہمیشہ اس اقلیت پر ہونے والے مظالم پر چپ سادھ لیتی ہے اور پھر احمدی ہم وطنوں کے حقوق اورآزادیوں کی خاطر آواز بلند کرنے والوں کو پہلے یہ واضح کرنا پڑتا ہے کہ ہم احمدی نہیں ہیں۔پاکستان میں شاید ہی کوئی گروہ اتنے لمبے عرصے تک مسلسل زیر عتاب رہا ہو مگر ترقی پسند حلقوں میں بھی چند ہی لوگ اس مسئلہ کو اٹھاتے ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں کسی غیر احمدی کو احمدی قرار دے کر اُس کی زندگی تباہ کرنا بہت آسان ہے۔ارسطوئی منطق کے اطلاق سے باآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس ملک کے وہ شہری کس قسم کے حالات سے گزر رہے ہوں گے جو حقیقتاً احمدی ہیں۔

(بحوالہ روزنامہ آج کل لاہور پاکستان ۳ دسمبر ۲۰۰۹ء صفحہ ۶ ادارتی صفحہ)

# نماز جنازہ غائب و حاضر

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جولائی 2009 بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر:** مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب (آف لندن) یکم جولائی 2009ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 89 سال تھی۔ مرحوم 1960 کی دہائی میں یوکے آئے تھے۔ تعلیم مکمل کر کے بطور الیکٹرک انجینئر کام کیا اور ستر سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے۔ بعد ازاں جماعت یوکے کے شعبہ سمعی بصری میں 21 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ نیک دعا گو، نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

**نماز جنازہ غائب:** (۱) مکرم خالد الیمانی ابونعیم صاحب (دمشق۔ سیریا) اس سال کے آغاز میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے مکرم منیر الحصنی صاحب کی زندگی میں بیعت کی اور ہمیشہ جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ایک دفعہ حضرت سعید الشامی الطرابلسی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے بارے میں پتہ کرنے کے لئے خصوصی طور پر طرابلس بھی گئے۔ اگرچہ حالات اچھے نہ تھے اور عمر بھی نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن پھر بھی خلیفۂ وقت کو دیکھنے کی بڑی آرزو رکھتے تھے۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 2005ء میں لندن آکر ملنے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ باوجود عمر رسیدہ ہونے کے 30 میل دور سے جمعہ پڑھنے جماعتی مرکز میں آتے رہے اور کبھی ناغہ نہیں کیا۔

(۲) مکرم حسین بن حسن اللیل صاحب (دمشق۔ سیریا) 7 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دمشق میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں شنوائی اور گویائی سے محروم ہوگئے تھے لیکن بات کرنے کی کوشش کرتے اور بعض کلمات ادا بھی کر لیتے تھے۔ ان کے بیٹے خالد اللیل صاحب نے 1986 میں بیعت کی اور انہیں کی تبلیغ سے ان کو 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آتا دیکھتے تو فرماتے ''اللہ اکبر۔ محمد'' بہت معصوم اور پیار کرنے والے شخص تھے۔

(۳) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (اہلیہ سلیم الجابی صاحب آف دمشق۔ سیریا) آپ گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1955ء میں سلیم الجابی صاحب سے ربوہ میں کروائی۔ آپ ناصرات سکول ربوہ کے 3 ابتدائی اساتذہ میں سے تھیں۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو شام کے لئے رخصت کیا تو مکرم منیر الحصنی صاحب امیر جماعت شام کو پیغام بھیجا کہ ہم ایک مربیہ بھیج رہے ہیں۔ اس کا خیال رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نہایت نیک خاتون تھیں۔ انہیں ہمیشہ یہ فکر رہتی کہ ان کی اولاد خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رہے۔

(۴) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا عبد الماجد خان صاحب مرحوم آف دارالعلوم غربی ربوہ) 24 جون 2009ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور ہر عید کے موقع پر سوٹ بنا کر مستحقین میں تقسیم کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خالد احمد صاحب (مبلغ سلسلہ ماسکو) کی والدہ تھیں۔

(۵) مکرم چوہدری شمس الدین صاحب (ابن مکرم چوہدری کریم الدین صاحب مرحوم۔ لاہور) 15 جون 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ٹاؤن شپ لاہور میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت آپ بطور امین حلقہ جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ نیک سادہ مزاج، خوش اخلاق، نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ تبلیغ کا بھی آپ کو بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمانوں کو زیارت مرکز کے لئے لے جاتے رہے۔ ٹاؤن شپ کی مسجد کیلئے جگہ کی خرید، تعمیر اور اس کی آبادکاری کے لئے آخر دم تک محنت کے ساتھ کوشش کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر الدین شمس صاحب (صدر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور) کے والد تھے، موصی تھے، تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(۶) مکرم پنڈت محمد نصر اللہ صاحب 24 جون 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ باوفا، تہجد گزار اور جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(۷) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب) 23 مئی 2009 کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت بابو عبدالحمید صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ کی بھابھی تھیں۔

(۸) مکرم شمس الدین KC صاحب (آف کیرالہ) آپ گزشتہ دنوں بون میرو آپریشن کے بعد مدراس میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ابوظہبی جماعت میں لمبا عرصہ مختلف حیثیت میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین کیرالہ میں ہوئی۔

(۹) مکرم ملک محمود احمد صاحب (ابن مکرم علی قدر صاحب۔ آف جرمنی) 5 مئی کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۱۰) مکرمہ ناصرہ داؤد کاہلوں صاحبہ (اہلیہ مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ جرمنی) 22 جون کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، خلافت سے پیار کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کا ایک جواں سال بیٹا 1998 میں کار کے حادثے میں وفات پا گیا تھا۔ جس کا صدمہ آپ نے بڑے صبر سے برداشت کیا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جولائی 2009 بروز ہفتہ مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر:** مکرمہ امۃ البصیر بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محسن حسین صاحب۔ آف ہیز) یکم جولائی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ نہایت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 اگست 2009 بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم چودھری عنایت اللہ طارق صاحب (سابق انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان) کی نماز جنازہ حاضر اور رانا عطاء الکریم لون صاحب شہید ملتان کی نماز جنازہ غائب کے ساتھ مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

**نماز جنازہ غائب:** (۱) مکرم محمد حسین صاحب 26 جون 2009 کو لاس اینجلس میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 104 سال تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعدد بچوں کو بطور پرائیویٹ استاد پڑھانے کا موقعہ ملا۔ مرحوم نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(۲) مکرم چوہدری خادم حسین اسد صاحب (سابق مینجر ناصر آباد اسٹیٹ) 18 جولائی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 16 سال کی عمر میں قادیان جا کر بیعت کر کے خود جماعت میں شامل ہوئے اور اپنے خاندان میں پہلے احمدی ہونے کی سعادت پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب ربوہ تشریف لائے اور چاروں کونوں پر بکرے ذبح کئے گئے تو آپ کو بھی اس تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے 1953ء کے حالات میں ان کی بہادری کو دیکھ کر انہیں اسد کا خطاب دیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کی تقرری ناصر آباد اسٹیٹ کے مینجر کے طور پر فرمائی۔ اس دوران آپ نے کنری میں مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ یوکے جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب کے والد تھے۔

(۳) مکرم لؤی نحوی صاحب (آف سیریا) 2 جولائی کو ایک ٹرین حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جوانی میں ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو جماعت سے بے حد لگاؤ تھا۔ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنتے تو چشم پُر آب ہو جاتے۔ بہت شکر گزار اور راضی برضا رہنے والے انسان تھے۔ ہسپتال میں دوست عیادت کرنے گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ حادثہ کے بعد ایسے عالم میں چلا گیا جو بہت شفاف اور رنگین تھا، میں اس میں اوپر چڑھ رہا تھا کہ فرشتوں نے روک دیا کہ واپس جاؤ۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ پھر یوں محسوس ہوا کہ چند سبز کپڑوں اور پگڑیوں میں ملبوس لوگوں نے مجھے اٹھایا ہوا ہے۔ جب ہوش میں آیا تو ہسپتال میں تھا۔ اس کے چند دن بعد آپ وفات پا گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(۴) مکرم سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ 26 جولائی کو دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کے گھر واقع ناصر آباد شرقی کے سامنے ان پر فائرنگ کی۔ اطلاعات کے مطابق جب انہوں نے دروازے کے پاس گاڑی روکی تو ایک شخص نے پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر ان کو قابو کر لیا اور اسی دوران فائرنگ بھی کی گئی اور فائرنگ کے بعد حملہ آور دارالفتوح کی طرف فرار ہو گئے۔ اس ساری کاروائی پر دو منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگا۔ بعد میں جب گاڑی کے قریب جا کر دیکھا گیا تو مکرم سجاد احمد صاحب ڈرائیونگ سیٹ پر خون میں لت پت پائے گئے۔ اور آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵) مکرمہ امۃ البصیر مہرین صاحبہ (اہلیہ مکرم نوید احمد چوہدری صاحب۔ لاہور) 20 جولائی کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب (وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ) کی بھانجی اور مکرم میجر حمید کلیم صاحب (سابق ناظم جائیداد) کی بہو تھی۔

(۶) مکرمہ حنا حمید صاحبہ (بنت مکرم عبدالحمید صاحب) 12 اپریل 2009ء کو 23 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیدائشی طور پر دل کی مریضہ اور جسمانی لحاظ سے کمزور تھیں۔ اس وجہ سے اگرچہ جماعتی اجلاسات وغیرہ میں تو نہیں جا سکتی تھیں لیکن اچھے اوصاف کی مالک، با اخلاق، مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆☆☆

# درخواست دُعا

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن جلسہ سالانہ قادیان کی برکات سے کماحقہ استفادہ کرنے اور اپنی اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر یک صد روپے۔ (سید بشارت احمد قادیان)


M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
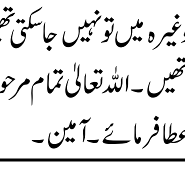
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

# حالات حاضرہ

## اوباما نے دی پاکستان میں امریکی فوجیں داخل کرنے کی وارننگ

امریکہ نے پاکستان کوسخت وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگراسلام آباد، طالبان اوردوسرے دہشت گردوں کے کیمپ بندنہیں کرتا اوران کے خلاف فیصلہ کن کارروائی نہیں کرتا توامریکہ اپنی فوجیں پاکستان میں بھیج کریکطرفہ کارروائی کرے گا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستانی شمالی وزیرستان میں قائم حقانی نیٹ ورک اور طالبان سپریمو ملا عمراور مختلف دہشت گرد تنظیموں کے سرکردہ ممبروں کونشانہ بنائیں جوکہ سمجھا جاتا ہے کہ بلوچستان میں چھپے ہوئے ہیں۔ نیویارک ٹائمز میں امریکن اور پاکستانی حکام کے حوالہ سے بتایا ہے کہ واشنگٹن محسوس کرتا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے اب تک ان دو طالبان گروپوں کے خلاف حملہ کرنے سے انکار کردیا ہے۔ ٹائمز نے کہا ہے کہ امریکہ قبائلی علاقوں میں بے پائلٹ کے ڈرون حملوں کا دائرہ کار بڑھانے کیلئے یکطرفہ کارروائی کے لئے تیار ہے اوراگر ضرورت ہوئی توپاکستان میں القاعدہ اورطالبان لیڈروں کے خلاف سپیشل فورسز کے حملے شروک کئے جائیں گے۔

## بغداد میں سلسلہ وار ۴ بم دھماکے، ۱۲۰ اشخاص ہلاک ۴۵۰ زخمی

عراق کی وزارت داخلہ کے ایک افسر نے بتایا کہ بغداد کے اردگرد ہوئے سلسلہ وار دھماکوں میں کم ازکم ۱۲۰ اشخاص ہلاک اور ۴۵۰ سے زیادہ زخمی ہوگئے ہیں۔ افسر نے بتایا کہ آج لیبر وزارت، عدالتی کمپلیکس اورعراق کی وزارت خزانہ کی نئی عمارت کوجس کی پچھلی بلڈنگ اگست کے دھماکوں میں تباہ ہوگئی تھی کونشانہ بنا کرنے کے بعد دیگرے تین کار بم دھماکے ہوئے۔ پہلا دھماکہ شہر کے ڈورا ضلع میں ہوا۔ جس میں پولیس کے وفد کونشانہ بنایا گیا تھا۔ اس دھماکے کے فوراً بعد ہی اسی علاقہ میں دیگر چار دھماکے ہوئے۔ یہ سبھی دھماکے سرکاری عمارتوں کے قریب ہوئے ہیں۔

## پاکستان کے حالات بد سے بدتر

## ایک کے بعد ایک خودکش حملے اور بم دھماکے

☆......مورخہ ۵ دسمبر کو پاکستان کے صوبہ سرحد کے شہر پشاور میں صبح ساڑھے ۱۱ بجے یونیورسٹی روڈ پر واقع تین منزلہ عمارت میں دھماکے سے تین افراد ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے۔

☆......اسی طرح مورخہ ۷ دسمبر کو پشاور کے ایک عدالتی عمارت کے باہر ہوئے دھماکوں میں ۱۵ افراد جاں بحق اور ۸۰ زخمی ہوئے۔

☆......مورخہ ۷ دسمبر کو ہی لاہور کے علامہ اقبال ٹاؤن کی مون مارکیٹ میں رات پونے نو بجے ہوئے خودکش حملوں میں ۴۹ لوگ جاں بحق اور یک صد سے زائد زخمی ہوئے۔

☆......مورخہ ۸ دسمبر کو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوبی شہر ملتان میں ایک آئی ایس آئی دفتر کے باہر بم دھماکے میں کم ازکم ۱۲ افراد ہلاک جبکہ ۴۷ کے قریب افراد زخمی ہوئے۔

## تبدیلی آب وہوا کے موضوع پر اعلیٰ کانفرنس کا انعقاد

تبدیلی آب وہوا کے موضوع پر ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں ۷ ستمبر ۲۰۰۹ء کواقوامِ متحدہ کے زیر اہتمام ایک عالمی چوٹی کانفرنس کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس چوٹی کانفرنس میں جو ۱۲ روز تک جاری رہے گی، تقریباً ۲۰۰ ممالک کے نمائندے شریک ہیں اورتوقع ہے کہ ۱۱۰ ممالک کے قائدین بشمول صدرِامریکہ بارک اوباما، کانفرنس کے آخری مراحل میں شرکت کریں گے۔ میزبان ملک ڈنمارک کے وزیراعظم لارس ایل رسموسین نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے قائدین ممالک سے اپیل کی کہ وہ تبدیلی آب وہوا کے موضوع پر ایک جامع معاہدہ کو قطعیت دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد، بڑھتی عالمی حدت کوروکنا ہے تاکہ کرۂ ارض پرآنے والی نسلوں کوتباہ کن نتائج سے بچایا جاسکے۔ اس مقصد کی تکمیل خطرناک گیسوں کے اخراج میں زبردست کمی کی ذریعہ کی جاسکتی ہے۔ صنعتی ترقی یافتہ ممالک ۱۹۹۰ کی سطحوں کے بامقابل، گیسوں کے اخراج میں آئندہ ۱۰ برس کے دوران ۲۵ تا ۴۰ فیصد کمی کرتے ہوئے اس منشاء کی تکمیل کرسکتے ہیں۔ دولت مند ممالک سے بھی اُمید کی جارہی ہے کہ وہ غریب ترین ممالک کوتبدیل آب وہوا سے نمٹنے میں مدد دینے کے لئے اربوں ڈالر رقم فراہم کریں گے۔ کانفرنس کے میزبانوں کی جانب سے کی گئی تقاریر میں عالمی قائدین پر دباؤ ڈالا گیا ہے کہ وہ اس موقع کوضائع ہونے نہ دیں۔

## ۴۵ ممالک کے ۵۶ اخبارات میں مشترکہ مضمون

تبدیلی آب وہوا کے موضوع کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کانفرنس کے افتتاح سے عین قبل ہندوستان کے دی ہندو سمیت دنیا کے ۴۵ ممالک سے شائع ہونے والے ۵۶ موقر اخبارات میں مختلف مدیرانِ جرائد کا ایک مشترکہ مضمون شائع ہوا ہے، جس میں عالمی قائدین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے پرالزام تراشی کے بجائے ''کوئی فیصلہ کن قدم'' اٹھائیں، اس کے بغیر'' آب وہوا کی تبدیلی کرۂ ارض کوتباہ کرکے رکھ دے گی اوراس طرح ہماری خوشحالی اورسلامتی بھی خاک میں مل جائے گی''۔ اس مضمون میں عالمی درجہ حرارت میں اضافہ کے حالیہ برسوں کا حوالہ دیا گیا ہے اورکہا گیا ہے کہ بلند پہاڑیوں کی چوٹی پر برف تیزی سے پگھل رہی ہے۔

## بھارت اورروس میں تاریخی ایٹمی معاہدہ ہوگیا

بھارت اورروس نے مورخہ ۷ دسمبر ۲۰۰۹ء کوسویلین ایٹمی شعبہ میں ایک وسیع پیمانے کا معاہدہ کیا جس کے تحت بھارت کے ایٹمی ری ایکٹروں کے لئے ٹیکنالوجی اور بے روک ٹوک یورینیم ایندھن کی سپلائی یقینی بنائی گئی ہے اوراس کے علاوہ دفاعی سیکٹر میں بھی تین معاہدوں پرروس کے دورے پر گئے بھارت کے وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اورروسی صدر دیمتری مدوے دیو کے بیچ میں بات چیت کے بعد معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ وزیراعظم نے صدر مدوے دیو کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ آج ہم نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس سے کہ ایٹمی ری ایکٹروں کی سپلائی سے آگے ریسرچ اورڈویلپمنٹ اورایٹمی توانائی کے سارے شعبہ میں تعاون کیا جائے گا۔ بھارت کے وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے صاف کیا کہ بھارت روس سے تعلقات کی قیمت پر تیسری دنیا کے دیشوں کے ساتھ تعلقات نہیں بنائے اور بھارت اب بھی روس کواپنا سب سے اہم ساتھی مانتا ہے۔

**(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)**

## منقولات :: بش اور بلز کا عراقی حملہ کیا سچ ! کیا جھوٹ !!

## عالمی تباہی کے ہتھیار نہ جنگ سے پہلے تھے اورنہ بعد میں: سابق معائنہ کار ہانس بلکس کا بیان

اقوام متحدہ کے سابق اسلحہ معائنہ کار ہانس بلکس نے کہا کہ امریکی سابق صدر جارج ڈبلیو بش اورسابق برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر، عراق کے سابق صدر صدام حسین کوخطرہ تصور کرنے کے وہم میں اس قدر اندھے بن گئے تھے کہ صدام حسین کو ہٹانے کی جنگ شروع کرنے سے قبل انہوں نے یہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا کہ آیا جنگ شروع کرنے کے ثبوت اور جواز بھی ہیں یا نہیں۔ عراق پر ۲۰۰۳ میں شروع کردہ جنگ سے قبل ہانس بلکس اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کی جماعت کے صدر تھے۔ ہانس بلکس نے اخبار'' ڈیلی میل'' سے کہا کہ اس وقت کے امریکی صدر اوراس وقت کے برطانوی وزیراعظم نے خود بھی گمراہی اختیار کی اوراپنے اپنے عوام کوبھی گمراہ کیا۔ اقوام متحدہ نے عراق پرحملہ کرنے کی اجازت نہیں دی تھی حالانکہ عام تباہی کے ہتھیاروں کے وجود کی بنیاد پر جنگ کا جواز حاصل ہوسکتا تھا۔ لیکن وہاں توعام تباہی کے ہتھیار تھے ہی نہیں۔ ہانس بلکس نے کہا کہ ان دونوں قائدین نے اپنے وہم وگمان کوہی صحیح سمجھ لیا۔ ہانس بلکس نے یہ بھی کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی نیت خراب تھی لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ انہوں نے غلط فیصلہ کیا۔ ایسی جنگ شروع کرنے سے قبل جس میں ہزاروں لوگوں کی جان چلی جاتی ہے، زیادہ احتیاط کی ضرورت تھی۔ اقوام متحدہ کے معائنہ کار نے کہا کہ انہوں نے ٹونی بلیر کوانتباہ دیا تھا کہ یہ ایک مجہول حرکت ہوگی کہ دولاکھ پچاس ہزار فوجی عراق پرٹوٹ پڑیں جبکہ ایسا کرنے کی وہاں کوئی وجہ ہی نہ پائی جائے۔ ہانس بلکس نے کہا کہ اگر برطانیہ عراق پرحملہ کرنے کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد کی شکل میں اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتا توجنگی مہم سست ہوجاتی لیکن خلیج فارس میں اس قدر بھاری تعداد میں افواج کا اجتماع تھا کہ جنگ میں کود پڑنے کوہی مناسب سمجھا گیا۔ اس سال کے اوائل میں برطانیہ کا آخری فوجی عراق سے نکل گیا اور گذشتہ ماہ ہی عراق سے جنگ کی تحقیقات شروع کی گئیں۔ اس سے یہ سوال اٹھ کھڑے ہوئے کہ ٹونی بلیر نے کیوں برطانیہ کوجنگ کوجھونک دیا۔

(روزنامہ منصف حیدرآباد ۷ ستمبر ۲۰۰۹)

## طلباء کیلئے مفید معلومات

### پی ایچ ڈی (PHD) پروگرام میں داخلے کیلئے
### Jest کا ۲۱ فروری ۲۰۱۰ کوانعقاد

ملک کے مختلف اداروں میں پی ایچ ڈی پروگرام فزکس Theoretical کمپیوٹر سائنس میں داخلے کیلئے جوائنٹ انٹرنس اسکریننگ ٹیسٹ Jest ہرسال منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ ٹیسٹ ۲۱ فروری ۲۰۱۰ کودس بجے تا ایک بجے دن میں رکھا گیا ہے۔ مذکورہ ٹیسٹ کامیاب کرنے کے بعد آریہ بھٹ ریسرچ انسٹی چیوٹ آف Observational سائنس Aries (نینی تال) BARC (ممبئ) HBNI (ممبئ) HRI (الہ آباد) IGCAR (کلپاکم) IIA, (بنگلور)، IISC (بنگلور)، IISER (موہالی)، IISER (پونے)، IMSC (چینائی)، IOP (بھونیشور)، IPR (گندھی نگر)، IUCAA (پونے) JNCASR (بنگلور)، NCRA (پونے)، NISER (بھونیشور)، PRL (احمد آباد)، RRCAT (اندور) RRI (بنگلور)، SINP (کولکتہ)، SNBNCBS (کولکتہ)، UGC-DAE -ESR (اندور)، VECC (کولکتہ) میں داخلہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ آن لائن رجسٹریشن ۳۱ دسمبر ۲۰۰۹ء تک کروایا جاسکتا ہے۔ رجسٹریشن اوردیگر تفصیلات کیلئے ویب سائٹ Http:// jest2010.aries.res.in لاگ کیا جائے۔

The Chairman, Aryabhatta Research Institute of Observational Science

(ARIES) Manora Peak, National -263129 (Uttarkhand)

(منصف حیدرآباد دسمبر ۲۰۰۹)

## ضروری اعلان

والدمحترم حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت تریسٹھ سال سلسلہ حقہ کی خدمت بجالانے کے بعد ۲۶ اگست ۲۰۰۹ء کو اپنے خالق حقیقی کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ راگست ۲۰۰۹ء میں آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آپ سلطان نصیر، روشن وجود اور تاریخ احمدیت کا ایک باب قرار دیا۔ یہ عاجز اُن کی سوانح اور سیرت پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان کی قلمی ولسانی نودرات کو جمع کرنے کی بھی خواہش ہے۔ وباللہ التوفیق۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم ان کی یادوں پر مشتمل واقعات اگر ضبط تحریر میں لاکر عاجز کو بھجوا سکیں تو یہ اُن کیلئے بہترین خراج تحسین ہوگا۔ نیز ان کی تصاویر، آڈیو ویڈیو کیسٹ، خطوط، مسودات اور دیگر مواد موجود ہو تو ان کی کاپیاں ارسال فرمادیں یا اصل بھجوا سکیں تو بعد استعمال بحفاظت واپس پہنچادی جائیں گی۔ اسی طرح وفات پر چھپنے والے آرٹیکلز کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی مشورہ اگر آپ کے ذہن میں ہو تو اس سے بھی نوازیں۔ اس اہم کام میں علمی اور عملی معاونت پر خاکسار بے حد مشکور ہوگا۔

پتہ: (ڈاکٹر سلطان احمد مبشر)76 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ چناب نگر (پاکستان)

فون:6215646, 6212198 47 92+ فیکس:6213198, 6212659 47 92+

ای میل:Samubashir@gmail.com

## دعائے مغفرت

افسوس مکرمہ مشتری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب ڈرائیور مرحوم درویش قادیان (بنت مکرم قاضی شاد بخت عباسی آف علی پور کھیڑا۔ صوبہ یوپی) مورخہ ۱۹۔۲۰ ستمبر کی درمیانی رات کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ملنسار صابر شاکر اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ نے سات بیٹیاں اور ایک بیٹا پیچھے چھوڑے ہیں۔ قادیان میں ایک بیٹی مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اہلیہ مکرم رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی قادیان ہیں۔ باقی بیٹیاں پاکستان اور بیرون ممالک میں شادی شدہ ہیں۔

موصوفہ کی نماز جنازہ مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)


بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077


بقیہ: جلسہ سالانہ قادیان 1909ء کی روئداد۔ ازصفحہ 9

محفوظ رکھے گا کیونکہ علم الساعۃ موت کا وقت اسی کو معلوم ہے۔ جب انسان کو معلوم نہیں تو چاہئے کہ ہر وقت فرمانبرداری میں گذارے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس وقت موت کا پروانہ آجاوے۔ اخیر میں میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ مخلصین لہ الدین ہوکر رہو کہ یہ نجات کی کلید ہے اور قرآن شریف بہت پڑھو اور پڑھاؤ کہ یہ ذریعہ نجات ہے اور اس سے بہت محبت رکھو۔

**اختتامی دعا**: اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا اور احباب اپنے اپنے گھروں کو وداع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

**حمد الٰھی**: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ سالانہ مقررہ تاریخ ۲۵ رمارچ ۱۹۱۰ء کو نماز جمعہ سے شروع ہوکر ۲۷ رمارچ کی دوپہر کو بخیر وعافیت اور نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مہمانوں کی صحیح تعداد تو نہیں بتلائی جاسکتی مگر بعض دوستوں نے اندازہ کیا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونیوالے دوست تین ہزار سے زائد تھے۔ مسجد اقصیٰ جو بہت وسیع کی گئی ہے اور جس کا اندر کا ہال پہلے کی نسبت دوگنے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے اور صحن بھی بڑھایا گیا ہے۔ وہ نماز جمعہ کے وقت ساری بھر گئی تھی اور اردگرد کے مکانات اور ڈاک خانہ کے کوٹھوں پر بھی لوگ بیٹھے اور مسجد کے کوٹھے پر بھی ٹھہرے لگا کر چڑھائے گئے یہ بھی کافی نہ ہوا تو کوچوں میں لوگوں نے کپڑے بچھائے اور بالآخر صفوں کے قریب ہونے کے سبب بعض نمازیوں کو ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدے کرنے پڑے۔ یہ ہے پاک نوشتوں کا دن بدن پورا ہونا۔ ابتداء میں جب حضرت اقدسؑ نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر پیشگوئی کی تھی کہ دور دور سے لوگ چل کر تیرے پاس آویں گے تو بعض نادان اس پر ہنستے تھے مگر خدا کی باتوں کو کون ٹال سکتا ہے۔ آج یہاں کابل سے لے کر برہما تک اور کشمیر سے لے کر مالابار تک کے آدمی جمع ہیں۔

**آمد احباب**: جلسہ تو جمعہ کے دن شروع ہوا مگر دوستوں کی آمد دوشنبہ سے شروع ہوگئی تھی۔ منگل اور بدھ کے دن بھی بہت سے دوست آئے اور جمعرات کے دن سب سے زیادہ آئے۔ بعض دوست جو قلیل الفرصت تھے۔ وہ جمعہ کی نماز کو یہاں پہنچ گئے۔

**رہائش**: چونکہ موسم کسی قدر گرمی کا ہوگیا ہے اور افواہ تھی کہ گاؤں میں چند ایک کیس پلیگ کے بھی ہوگئے ہیں اور اس واسطے احباب کی رہائش کا انتظام باہر میدان میں جہاں مدرسہ کی نئی عمارت بنے گی کیا گیا۔ احباب کے واسطے وہاں ایک کیمپ لگایا گیا اور چند عارضی بارکیں بنائی گئیں تاہم سارے اجلاس گاؤں میں ہی مسجد اقصیٰ میں ہوتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور توجہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل وکرم کیا کہ باوجود اتنے بڑے اجتماع کے کسی طرح کی بیماری کا کوئی وقوعہ نہیں ہوا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ نے مجھے فرمایا ہے کہ چند طلباء کے والدین کے خطوط آئے جنہوں نے سنا ہے کہ وہاں پلیگ ہے۔ اسواسطے انہوں نے بچوں کو بھیجنے میں تامل کیا ہے۔ اس واسطے ان کی تشفی کے واسطے اطلاع دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا علاقہ ہر طرح سے خیریت ہے اور طلباء خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بیشک بلاتامل آسکتے ہیں۔

**شکریہ**: یہ جلسہ خیر وخوبی کے ساتھ سرانجام ہوا۔ اس کے واسطے امام وقت کی دعاؤں اور قیمتی نصائح نے احباب کو بیش بہا دولت سے مالامال کردیا ہے اور آپ کے بعد وہ بزرگ دوست ہیں۔ جنہوں نے مفید مضامین کی دعوتیں احباب کے آگے پیش کیں اور پھر وہ صاحبان جنہوں نے مہمانوں کے مکانات اور کھانے پینے کے انتظام میں اور ان کی ہر طرح کی آسائش میں سرگرمی کے ساتھ رات دن محنت کی۔ برادرم اکبر شاہ خان صاحب اپنے بورڈرز کی جماعت اور چھوٹے بچوں کی فوج ظفر موج کے ساتھ جس تن دہی کے ساتھ اس مجاہدے میں مصروف رہے اور لڑکوں کے دلوں میں اس خدمت کا جذبہ جو انہوں نے اپنے عملی نمونے کے ساتھ ڈال دیا ہے۔ وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ ایسا ہی منشی برکت علی صاحب، ماسٹر فقیر اللہ صاحب، ماسٹر مامون خان صاحب، ماسٹر عبدالرحیم، میاں غلام محمد صاحب سیکھوان، منشی سکندر علی صاحب، قاضی عبدالرحیم صاحب، منشی محمد نصیب صاحب و دیگر دوستوں نے بہت سی مختلف خدمات اپنے ذمہ خوشی سے لی تھیں اور بڑی خوش اسلوبی سے اس آنریری کام کو سرانجام دیا۔

(البدر ۳۱ رمارچ ۱۹۱۰ء ص ۱، ۲) ☆☆☆


ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 17 Dec 2009 | Issue No. 51

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت، نبوت کے نور کو بند کرنے کیلئے نہیں بلکہ ان نوروں کو مزید جلا بخشنے کیلئے ہے

## صراط مستقیم پر چلنے کیلئے نور کی ضرورت ہے اور یہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے اتباع سے ہی حاصل ہوسکتا ہے

## خدا تعالیٰ کی صفت النور کے حوالہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ دسمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ میں میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے حوالے سے مختلف معنوں کو بیان کرنے کے بعد اہل لغت نے اپنی وضاحتوں کیلئے جو آیات قرآنیہ درج کی ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا تھا جس میں سورہ نور کی آیت اللہ نور السموٰت والارض کے حوالے سے بھی کچھ وضاحت تھی۔ اسی تعلق میں اب مزید کچھ بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اہل لغت نے اپنے بیان کردہ مختلف معانی کو ثابت کرنے کیلئے آیات کے حوالے دیئے ہیں۔ ان میں سے آج کے خطبے میں ایک دو آیات کی وضاحت کروں گا۔

نور پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں پھر یہ نور دو قسم کا ہے ایک دنیوی نور دوسرا اخروی نور۔ دنیوی نور بھی آگے دو قسم کا ہے۔ ایک وہ جس کا ادراک بصیرت کی نگاہ سے ہوتا ہے اور جس کا نام معقول رکھا گیا ہے اور دوسرا الٰہی نور جو نور قرآن سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا وہ نور ہے جس کو جسمانی آنکھ کے ذریعہ محسوس کیا جاتا ہے یعنی وہ نور جو چاند سورج ستاروں میں پایا جاتا ہے۔

جسمانی آنکھ جس کے ذریعہ دیکھتی ہے اس نور کی مثال دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً یعنی وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور چاند کو نور۔ اس میں بعض لوگوں کو یہ الجھن پیدا ہوتی ہے کہ سورج کیلئے ضیاء اور چاند کیلئے نور کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جبکہ اھل لغت لکھتے ہیں کہ ضیاء نور کے مقابل میں طاقتور ہے اور خدا نے اپنے لئے نور کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ فرمایا اللّٰہ نور السّموٰت والارض اس کا جواب یہ ہے کہ نور ضیاء کی شعاع کو بھی کہتے ہیں یعنی جو چیز اپنی ذات میں روشن ہے اس روشنی کے انعکاس کو بھی نور کہتے ہیں پس خدا کے نور کا انعکاس یہی ہے کہ جس میں مادی اور روحانی زندگی ہمیں نظر آتی ہے اور اس نور کا ادراک اس کی ذات میں ڈوب کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے فرمایا: قرآن مجید میں دونوں نوروں کا ذکر ہے۔ تاکہ روحانی کاموں میں رہنمائی ملے اور دنیوی کاموں کی طرف بھی توجہ ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے نُوْرُ ھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (التحریم:۹)

یعنی ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

فرمایا: اب میں ان آیات کی وضاحت کرتا ہوں جن کا بیان گزشتہ خطبہ میں کر چکا ہوں۔ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَھْلَ الْکِتَابِ قَدْجَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ قَدْجَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ یَّھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِہٖ وَیَھْدِیْھِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(سورۃ المائدہ آیت ۱۶،۱۷)

ترجمہ:۔ اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم (اپنی) کتاب میں چھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے اور بہت سی ایسی ہیں جن سے وہ صرفِ نظر کر رہا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آچکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔ اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

فرمایا: پس وہ تمام باتیں جو پہلی کتابوں میں ان کے ماننے والوں نے یا تو بدل دی تھیں یا انہیں ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ اللہ سے اطلاع پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بہت سی نئی باتیں بھی آپؐ کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش ہو رہی ہیں۔ خدا تک پہنچنے کے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے نئے نئے راستے کھل رہے ہیں اور ایسے احکامات بھی جو انسانی فطرت کے مطابق ہیں اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ۔ ہر ایک وحی مُنزّل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا سو توارت جلالی شریعت کے طور پر نازل ہوئی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی تو اسی اعتبار سے انجیل کی تعلیم حلم پر مشتمل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج غایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ شریعت ان دونوں امور کو سموئے ہوئے ہے یعنی برموقعہ سختی اور باموقعہ نرمی جس کے اندر اصلاح کا پہلو ہے آپ کو عطا کیا گیا اور اسی اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا کیونکہ اب آپ ہی ہیں جن کے ذریعہ خدا نے اپنا نور ظاہر کرنا ہے اور اب کوئی اس واسطہ کے بغیر نور حاصل نہیں کرسکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق ہی اس آخری زمانہ میں سب سے بڑھ کر اس شخص نے اس نور سے حصہ پایا جس کو مسیح و مہدی کہا گیا اور اسی حیثیت سے اس نے نبی کا خطاب پایا کیونکہ اللہ کے بھیجے ہوئے انسان کامل افضل الرسل اور سراج منیر کی مہر جس پر لگے گی، اس کو نور سے بھر دیگی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت، نبوت کے نور کو بند کرنے کیلئے نہیں بلکہ ان نوروں کو مزید جلا بخشنے کیلئے ہے۔ لیکن یہ واضح بات ہے کہ اس نور کے ساتھ کتاب مبین ہے۔ اس لئے قرآن مجید کے علاوہ اب کوئی کتاب اور شریعت نہیں اتر سکتی۔ پس آج مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ نور جس نے تمام دنیا کو روشن کیا، کیا دنیوی علوم اور کیا روحانی علوم وہ نور کیوں ان کے اندر سے نکل کر نہیں پھیل رہا، اللہ رسول اور قرآن کی تعلیم کا دعویٰ ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ نور نظر نہیں آرہا۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جو شخص نور کا حقیقی پرتَو بنا، یہ اس کا انکار کررہے ہیں ۔فرمایا: ساتھ ہی احمدیوں کیلئے بھی فکر کرنے کا مقام ہے کہ نور کا دعویٰ کرنے سے نور نہیں مل جاتا۔ اس کے لئے اس بیان کردہ تعلیم اور قرآنی تفسیر پر غور کرنا ہوگا اور اس کو خود پر لاگو کرنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر بیان فرمائی۔ پس علم و معرفت کا خزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور قرآن مجید ہے۔ خوش قسمت ہیں جو اس نور کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے، اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا، اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذرّیت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ فرمایا: اس اقتباس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جو آپؐ کی نظر میں ہے اس پر روشنی پڑتی ہے۔ اب سلامتی کی راہ حاصل کرنے کیلئے کوئی محفوظ طریق نہیں ہے سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا جائے۔ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کے ہی فیض سے یہ نور حاصل کیا تھا کیا ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض پایا اور اندھیروں سے نور پانے کے راستے جلد جلد طے کئے اور پھر اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا جس نے وہ نور حاصل کرلیا اور صراط مستقیم پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔

فرمایا: صراط مستقیم پر چلنے کیلئے بھی نور کی ضرورت ہے اور یہ نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس نور کا حق ادا کرنے والے ہوں۔